فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق

ماخوذ: www.islam-qa.com

مترجم: ابوتراب

سوال نمبر: ۷۱۰۷

روحانی طریقے

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان

سوال : ؟

کیا آپ مہربانی فرماتے ہوئے طرق روحانیہ کے متعلق یہ بیان کرینگے کہ اس میں اسلامی رائے کیا ہے؟

جواب :

الحمدللہ :

اگر تو اس سے مراد جنوں وغیرہ میں سے روحوں کو حاضر کرنا مقصود ہے تو پھر یہ جائز نہیں کیونکہ یہ شرک کے بغیر مکمل نہیں ہوگا .

اور اگر اس سے مراد اللہ تعالی اور اسکے رسولوں اور فرشتوں اور اللہ تعالی کی کتابوں اور آخرت کے دن اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لا کر روح کو غذا فراہم کرنا ہے تو یہ ملوب شرعی ہے یعنی مسلمان سے شریعت اسلامیہ مطالبہ کرتی ہے کہ وہ روح کو ان کے ساتھ غذا فراہم کرے .

واللہ تعالی اعلم .

اور اللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھتا ہے .

الشیخ عبدالکریم الخضیر .

(www.islam-qa.com)

سوال نمبر :١٣٩٤١

عنوان : جادوگر کے حکم میں صحیح قول

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادواورنظر بد پر ایمان

سوال : ؟

جادوگر کے متعلق صحیح حکم کیا ہے ؟

جواب :

الحمد للہ:

جادو کی تمام قسمیں تمام شریعتوں میں حرام ہیں اور اسکے کرنے اور سیکھنے کی حرمت پر اجماع ہے .

اور یہ جسے رسل لے کر مبعوث ہوئے اسکے خلاف اور جسکی بنا پر کتابیں نازل کی گئیں اسکے معارض ہے .

اور اکثر اہل علم کا یہ قول ہے کہ جادوگر کافر ہے اور حاکم پر اسے قتل کرنا واجب ہے .

فرمان ربانی ہے .

﴿ سلیمان (علیہ السلام) نے تو کفر نہیں کیا لیکن شیطانوں نے کفر کیا تھا وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے ﴾

ارشاد باری تعالی ہے .

﴿ وہ دونوں کسی شخص بھی کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر ﴾

یعنی جادو کے عمل سے تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ کفر ہے .

اور اکثر فقہاء شافعیہ کا یہ قول ہے کہ اگر جادوگر یہ اعتقاد رکھے کہ جادو حرام ہے تو اسے کافر نہیں کہا جائے گا اور اگر اس کا یہ عقیدہ ہو کے یہ حلال ہے تو اسے کافر کہا جائے گا اور یا پھر اسکا عقیدہ بابل والوں کی طرح ہو کہ سات ستاروں کا تقرب حاصل کرنا تو وہ کافر ہے .

تو اس قول میں نظر ہے . اور یہ شرط لگانے کی کوئی دلیل نہیں ملتی .

اور صحیح یہی ہے کہ جادوگر اسکی حرمت کا عقیدہ رکھے یا نہ رکھے صرف وہ جادو کرنے کی بنا پر ہی کافر ہو جائے گا دلائل سے یہی ظاہر ہے اور اسکی مخالفت میں کوئی دلیل نہیں ملتی .

تو اگر کسی شخص سے جادو کرنا ثابت ہو جائے تو اسے وجوبا قتل کیا جائے گا تو یہی بات صحابہ اکرام کی ایک جماعت سے ثابت ہے .لیکن لوگوں میں سے کسی ایک کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ حاکم یا اسکے نائب کے حکم کے بغیر حدود کا نفاذ کرے .کیونکہ حکام کے بغیر حدود کا نفاذ فتنہ وفساد کا باعث اور امن میں خرابی کا باعث بنتا ہے اور اس سے حاکم کا رعب اور دبدبہ اور ہیبت ختم ہو جاتی ہے .

الشیخ سلیمان العلوان .

فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق

ماخوذ: www.islam-qa.com

مترجم: ابوتراب

سوال نمبر : ۲۴۰

عنوان : جادو اور شیطانی اثر

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان

سوال : ؟

میرا بھائی سفر سے واپس آنے کے بعد عجیب قسم کر باتیں کرنے لگا ہے اور وہ بعض غیب کی باتیں بتانے لگا ہے (یعنی کاہنوں جیسی باتیں کرنے لگا ہے) اور وہ کسی سے بات تک نہیں کرتا اور اسنے گھر سے باہر دو سال کی مدت گزاری ہے . معاملہ یہاں تک جا پہنچا ہے کہ وہ اپنی والدہ پر تھوکنا شروع ہو گیا ہے . ہمارا اعتقاد تھا کہ وہ نفسیاتی مریض ہے ہم اسے ڈاکٹر کے پاس لیکر گئے لیکن کوئی بیماری نہ نکل سکی . تو اب ہمارا گمان ہے کہ اسے جادو یا پھر جن کا اثر ہے تو ہمیں اس کا کیسے پتہ چلے گا اور اس سے چھٹکارا پانے کا کیا طریقہ ہے ؟ اس سبب سے والدہ بھی مریضہ ہوں گئیں ہیں .

جواب :

الحمد للہ :

جادو اور جن چمٹنے میں فرق کرنے کے لئے بعض تجربہ کار لوگوں نے علامات ذکر کی ہیں انہیں ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے .

شیطانی اثر یا جن چمٹنے کی علامات .

۱ - قرآن اور اذان سننے سے اعرض اور شدید نفرت .

۲ - جب اس پر (قرآن) پڑھا جائے تو اس پر بے ہوشی اور تشنج طاری ہونا اور گرنا اور مرگی کے دورے پڑنا

۳ - کثرت سے ڈراونے خواب دیکھنا .

۴ - تنہائی پن اور اکیلے رہنا اور عجیب وغریب حرکات کرنا .

۵ - بعض اوقات قرآت کے وقت اس شیطان کا بولنا جو اس سے چمٹا ہوا ہے .

۶ - پاگل پن کا شکار ہونا . جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے .

﴿ وہ لوگ جو سود خور ہیں ہیں کھڑے ہونگے مگر اسی طرح جس طرح کہ وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چمٹ

کر خبطی بنا دے . ﴾

اور رہی جادو کی علامات تو اس سے مندرجہ ذیل عارضے لاحق ہوتے ہیں .

١- جس پر جادو کیا گیا ہے وہ اپنی بیوی کو یا بیوی اپنے خاوند کو ناپسند کرنا شروع کردے جیسا ارشاد باری تعالیٰ ہے .

﴿ پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند اور بیوی کے درمیان تفرقہ ڈل دے ﴾

٢- اس کی گھر سے باہر اور گھر میں اور حالت ہو اور یہ حالت مکمل طور مختلف ہو گھر سے باہر تو وہ اپنے اہل وعیال کا شوق رکھے لیکن جب گھر میں داخل ہو تو انہیں سخت ناپسند کرنا شروع کردے .

٣- اپنی بیوی کے ساتھ مجامعت کی طاقت نہ رکھے .

٤- حاملہ عورت کے حمل کو بار بار ساقط کرنے کے درپے رہے

٥- کسی ظاہری سبب کے بغیر اچانک تصرفات میں تبدیلی .

٦- کلی طور پر کھانے کی طلب نہ رہے .

٧- وہ یہ سمجھے کہ اس نے کوئی کام کیا ہے حالانکہ کوئی کام نہیں کیا .

٨- کسی معین اور خاص شخص سے اچانک اور اندھی اور حد سے بڑھی ہوئی محبت کا شکار ہونا .

یہاں پر ایک چیز سے متنبہ رہنا چاہئے کہ ابھی جو چیزیں ذکر کی گئیں ہیں ان میں سے اگر کوئی ایک کسی شخص میں پائی جائے تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ اسے جادو یا شیطانی اثر ہے . بلکہ بعض اوقات ہوسکتا ہے کہ اسے نفسیاتی اور یا پھر عضلاتی طور پر لاحق ہو .

علاج .

١- سچے دل سے اللہ کی طرف رجوع اور اس پر توکل اور بھروسہ .

٢- شرعی دم اور شرعی تعویذ کرنا .

اور ان میں سب سے اہم چیز موذتان سورۃ فلق اور الناس . یہ وہ ہیں جسکے ساتھ نبی ﷺ کا علاج کیا گیا . تو جسے ان کا اور اسکے ساتھ سورت اخلاص (قل ھو اللہ احد) اور سورہ فاتحہ ملا کر دم کیا جائے تو یہ ایک کامیاب دم ہے . اور اس جیسا کوئی دم نہیں .

اور جادو کے علاج میں یہ بھی ممکن ہے کہ بیری کے سات سبز پتے لیکر کوٹنے کے بعد اسے برتن میں رکھیں اور ان پر اتنا پانی ڈالیں جو غسل کے لئے کافی ہو اور اس میں آیۃ الکرسی اور سورۃ الکافرون اور اخلاص اور الفلق اور الناس اور جادو والی آیات (جن میں جادو کا ذکر ہے) پڑھے جو کہ سورۃ البقرۃ آیت ١٠٢. اور الاعراف ١١٧ - ١١٩ - اور سورۃ یونس آیت ٧٩ - ٨٢ اور سورۃ طہ آیت ٦٥ - ٦٩ اور اس پانی کو پیئے اور باقی سے غسل کرے اور اس کا بعض سلف نے تجربہ بھی کیا ہے جو کہ نفع مند ہے.

٣ - جادو کو نکال کر اسے ضائع کرنا یعنی جس چیز پر جادو کیا گیا ہے اسے نکال کر ضائع کر دینا. جیسا کہ نبی ﷺ نے لبید بن اعصم یہودی کے جادو کے ساتھ کیا تھا.

٤ - ان دواؤں کا استعمال کرنا جو کہ جائز ہیں مثلاً صبح نہار منہ سات برنی کھجوریں کھانی (مدینہ کی کھجور ہے) اور اگر یہ نہ ملیں تو کوئی بھی کھجور کھائی جاسکتی ہے.

٥- سنگی (پچھنے) لگوانا

٦ - اللہ تعالی سے دعا کرنا.

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے بھائی کو شفایابی سے نوازے اور اسکی اور آپ لوگوں کی تکلیف کو رفع کرے اور وہی شفاء دینے والا ہے اسکے علاوہ کوئی شفاء نہیں دے سکتا.

الاسلام سوال وجواب.

الشیخ محمد صالح المنجد

فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق

ماخوذ: www.islam-qa.com

مترجم: ابوتراب

سوال نمبر :٢٦٦٢

عنوان : جادو کے واقع ہونے سے قبل شرعی بچائو کے وسائل

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان

سوال : ؟

وہ کون سے شرعی وسائل ہیں جنکے ساتھ جادو ہونے سے قبل بچاؤ کیا جاسکتا ہے .؟

جواب :

الحمدللہ : سب سے اہم وسائل جن کے ساتھ جادو کے خطرہ سے اسکے وقوع سے پہلے بچاؤ کیا جاسکتا ہے وہ اذکار شرعیہ اور دعائیں اور تعویذات ماثورہ ہیں (تعویذ سے مراد سورتیں ہیں نہ کہ لٹکانے والے تعویذ)

ان میں سے بعض ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں .

١ - ہر فرضی نماز کے سلام پھیرنے کے بعد ذکر واذکار جو کہ احادیث میں وارد ہیں کرنے کے بعد آیۃ الکرسی کا پڑھنا.

٢ - اور ایسے ہی رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنا .اور یہ آیۃ الکرسی قرآن مجید میں سب سے عظیم آیت ہے اور وہ اللہ تعالی کا یہ ارشاد ہے .

﴿ اللّٰہ لاالہ االا ھو الحی القیوم لاتاخذہ سنۃ ولانوم لہ مافی السماوات وما فی الارض من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وماخلفھم ولایحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السماوات والارض ولا یئودہ حفظھما وھو العلی العظیم ﴾

اللہ تعالی ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے جسے نہ تو اونگھ آئے اور نہ ہی نیند آسمان وزمین میں تمام چیزیں اسی کی ملکیت ہیں کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کرسکے وہ جو انکے سامنے ہے اور جو انکے پیچھے ہے اس کے علم میں ہے وہ اسکے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرسکتے مگر جتنا وہ چاہے اس کی کرسی کی وسعت نے آسمان وزمین کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالی ان کی

حفاظت سے نہ تو تھکتا اور نہ ہی اکتا تا ہے اور وہ بلند اور بہت بڑا ہے .

۳ - اور ایسے ہی ہر فرضی نماز کے بعد ان تین سورتوں کا پڑھنا ﴿**قل ھواللّٰہ احد**﴾ اور ﴿ **قل اعوذ برب الفلق** ﴾ اور ﴿ **قل اعوذ برب الناس** ﴾ اور ان تینوں سورتوں کو فجر کی نماز کے بعد دن کے شروع اور رات کے شروع مغرب کی نماز کے بعد تین تین مرتبہ پڑھیں

۴ - اور ایسے ہی سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات رات کے شروع میں پڑھیں .ارشاد باری تعالی ہے .

﴿ **آمن الرسول بما أنزل إليه من ربه والمؤمنون كل آمن بالله وملائكته وكتبه ورسله لانفرق بين أحد من رسله وقالوا سمعنا وأطعنا غفرانک ربنا وإليک المصير لايكلف الله نفسا إلا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا إن نسينا أو أخطأنا ربنا ولا تحمل علينا إصرا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به واعف عنا واغفرلنا وارحمنا أنت مولٰنا فانصرنا على القوم الكافرين** ﴾

﴿ رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اسکی طرف اللہ تعالی کی جانب سے نازل کی گئی اور مومن بھی ایمان لائے یہ سب اللہ تعالی اور او راسکے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں پر ایمان لائے اس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان ہم فرق نہیں کرتے اور انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی اے ہمارے رب ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے . اللہ تعالی کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جو نیکی کرے وہ اسکے لئے اور جو برائی کرے وہ اس پر ہے اے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا مالک ہے ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما . ﴾

اور نبی ﷺ سے صحیح حدیث میں یہ ثابت ہے کہ آپ نے فرما (جس نے رات میں آیۃ الکرسی پڑھی تو اللہ تعالی کی طرف سے اس پر ایک محافظ مقرر ہو جا تا ہے اور صبح تک شیطان اس کے قریب نہیں آتا)

اور نبی ﷺ سے یہ بھی صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا (جس نے رات میں سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھیں تو وہ اسے کافی ہیں .)

اوراسکا معنی یہ ہے کہ اسے ہر بری چیز سے کافی رہیں گی .واللہ تعالی اعلم .

اوراللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھنے والا ہے .

۵ - اورایسے ہی کثرت کے ساتھ دن اور رات کو اور کسی بھی مکان میں داخل ہوتے ہوئے اورصحراء میں جاتے ہوئے اورفضاء اور سمندر میں ہرشر سے ان پورے کلمات کے ساتھ اللہ تعالی سے پناہ مانگنی نبی ﷺ کے اس قول پرعمل کرتے ہوئے .

(جوکسی منزل پراترا اوراس نے یہ کہا - **أعوذ بكلمات الله التامات من شرما خلق** - میں اللہ تعالی کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی - اسے کوئی چیز نقصان نہیں دے گی حتی کہ وہ وہاں سے کوچ کر جائے)

٦ - اورایسے ہی مسلمان کو چاہئے کہ وہ دن کے شروع اور رات کے شروع میں (تین بار) یہ پڑھے (**بسم الله الذی لایضرمع اسمه شیء فی الأرض ولا فی السماء وهو السميع العليم**) اسکی ترغیب نبی ﷺ سے ثابت اورصحیح ہے اور یہ ہر پریشانی سے سلامتی کا سبب ہے .

تو یہ تعوذات اوراذکار جادو کے شر اور دوسر شروں سے بچاؤ کے لئے سب سے بڑے اسباب میں سے ہیں جو کہ ان پر ایمان اورصدق دل کے ساتھ ہمیشگی اور اللہ تعالی بھروسہ اوراعتماد کرے گا .

اور جادو ہو جانے کے بعد اسکی تباہی کے لئے یہ سب سے بڑا اسلحہ ہے لیکن اسکے ساتھ ساتھ اللہ تعالی کے سامنے گریہ زاری اور اس سے اسکے زوال اور تکلیف کے خاتمے کا سوال بھی کثرت سے ہونا چاہئے .

اوران دعاؤں میں سے جو کہ نبی ﷺ سے جادو کے مرضوں سے علاج کے سلسلہ میں ثابت ہیں ایک یہ بھی ہے اسکے ساتھ نبی ﷺ اپنے صحابہ کو دم کیا کرتے تھے .

(**اللهم رب الناس أذهب البأس واشف أنت الشافی لا شفاء إلا شفاؤک شفاء لا يغادر سقما**)

(اے اللہ لوگوں کے رب تکلیف دور کردے اور شفایابی سے نواز تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ایسی شفا نصیب فرما کہ جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے)

اورایسے ہی وہ دم جو کہ جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کو کیا تھا اور وہ انکا یہ قول ہے .

(بسم اللّٰہ أرقیک من کل شیء یؤذیک ومن شر کل نفس أو عین حاسد اللّٰہ یشفیک بسم اللّٰہ أرقیک)

(میں اللہ کے نام سے تجھے ہر اس چیز سے دم کرتا ہوں جو کہ تکلیف دینے والی ہے اور ہر نفس کے شر سے یا ہر حاسد آنکھ سے اللہ آپ کو شفا دے میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں)

تو اسے تکرار سے پڑھے (تین بار)

واللہ تعالی اعلم .

اور اللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھنے والا ہے .

مجموع فتاوی ومقالات . الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ ج ۸

فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق

ماخوذ: www.islam-qa.com

مترجم: ابوتراب

سوال نمبر : ۱۱۴۴۷

عنوان : جن کا انسان سے چمٹ جانا .

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان

سوال : ؟

کیا جن انسان کے بدن میں داخل ہو جاتا ہے .؟

جواب :

الحمد للہ :

امام شیخ الاسلام نے فتاوی میں کلام کرنے کے بعد فرمایا ہے .(اور اسی لئے معتزلہ میں سے کچھ لوگوں نے مرگی والے شخص کے بدن میں جن کے داخل ہونے کا انکار کیا ہے لیکن جن کے وجود کا انکار نہیں کیا . مثلا . جبائی اور ابوبکر الرازی وغیرہ . جبکہ یہ نبی ﷺ کے سے ظاہرا تو منقول نہیں جس طرح یہ ظاہر ہے . اگر چہ وہ اس میں غلطی پر ہیں .

اور اسی لئے اشعری نے .. مقالات اہل السنۃ والجماعۃ . میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جن جسے جن چمٹے اس کے بدن میں داخل ہوتا ہے . جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے .

﴿ اور وہ لوگ جو کہ سود خور ہیں کھڑے نہیں ہونگے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے . ﴾ البقرۃ ۲۷۵

اور عبداللہ بن امام احمد کا قول ہے کہ . میں نے اپنے باپ سے کہا کہہ کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جن انسان کے بدن میں داخل نہیں ہوتا . تو انہوں نے فرمایا اے میرے بیٹے وہ جھوٹے ہیں حالانکہ وہ اسکی زبان سے بول رہا اور اپنی جگہ پر خوش ہے ..

مجموع الفتاوی . شیخ الاسلام ابن تیمیہ (۱۹ / ۱۲)

اور فتاوی کی چوبیسویں جلد (ص . ۲۷۶ - ۲۷۷) میں رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا جسکی نص یہ ہے .(کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور آئمہ سلف کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہے کہ جنوں کا وجود ہے . اور اسی طرح جن کا انسان کے بدن میں داخل ہونا بھی بالاتفاق آئمہ اہل وسنۃ والجماعۃ سے ثابت ہے . ارشاد باری تعالی ہے .

﴿ اور وہ لوگ جو کہ سود خور ہیں کھڑے نہیں ہونگے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے . ﴾ البقرۃ ۲۷۵

اور صحیح (بخاری) میں نبی ﷺ سے روایت ہے کہ (کہ شیطان ابن آدم کے اندر اس طرح دوڑتا ہے کہ جس طرح خون) ......

حتی کہ رحمہ اللہ نے یہاں تک فرمایا. اور آئمہ مسلمین کے اندر کوئی ایسا امام نہیں جو کہ جن کا انسان کے جسم میں داخل ہونے کا منکر ہو . اور جو اسکا انکار کرے اور یہ دعوی کرے کہ شرع جھوٹ بول رہی ہے تو اس نے شرع پر جھوٹ بولا اور شرعی دلائل میں کوئی دلیل اسکی نفی نہیں کرتی .....) الخ

دیکھیں کتاب ..

مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ .

تالیف . فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ تعالی م/ ۸ ص ۶۰

فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق

ماخوذ: www.islam-qa.com

مترجم: ابوتراب

سوال نمبر :۱۱۰۶۳

عنوان : مریض کا نظر بد لگانے والے کے متعلق خیا ل کرنے کا حکم

جذر - فقہ - عادات - طب اور علاج کروانا - دم کرنا

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان

سوال : ؟

مریض پر پڑھنے کی وجہ سے مریض کا نظر لگانے والے کے متعلق خیال کرنا کہاں تک صحیح ہے .؟

اور دم کرنے والے کا جن سے مطالبہ کرنا کہ وہ مریض کو نظر لگانے والے کے خیال دلائے ؟

جواب :

الحمد للہ :

مریض کا پڑھنے کے دوران کے نظر بد لگانے والے کا خیال کرنا اور رقاری کا اسکے مطعلق اسے کہنا یہ شیطانی عمل ہے جو کہ جائز نہیں . کیونکہ یہ شیطانوں سے استغاثہ اور مدد طلب کرنی ہے اور یہ جن ہی ہے جو کہ مریض کو اسے نظر لگانے والے کی صورت کا خیال دلاتا ہے .

اور یہ عمل حرام ہے کیونکہ شیطانوں سے استغاثہ اور مدد طلب کرنا ہے .اور اس لئے بھی کہ لوگوں کے درمیان عدوات ودشمنی کا باعث بنتا اور انکے درمیان خوف اور رعب کا سبب ہے تو یہ اللہ تعالی کے اس قول کے تحت داخل ہوتا ہے .

﴿اور بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے ﴾ الجن ٦

واللہ اعلم .

اور اللہ تعالی ہی زیادہ علم والا ہے .

مستقل فتوی اور تحقیق علمی کمیٹی .

فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق ماخوذ: www.islam-qa.com مترجم: ابوتراب

سوال نمبر : ۴۰۱۰

جادو سیکھنے اور جادو کئے گئے شخص سے جادو اتارنے کا حکم .

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان

سوال : ؟

کیا جادو توڑنا اور اسے زائل کرنا کا عمل سیکھنا جائز ہے . ؟

جواب :

الحمد للہ :

اگر تو یہ عمل شرعی دم اور دعاؤں اور ان چیزوں اور دعاؤں کے ساتھ ہو جو کہ جائز ہیں تو پھر اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے .

لیکن اگر جادو کو اس لئے سیکھا جائے کہ اس سے جادو کا توڑ کیا جاسکے یا کسی اور مقصد کے لئے تو یہ جائز نہیں بلکہ یہ نواقض اسلام میں سے ہے (یعنی جس سے مسلمان اسلام سے نکل جاتا ہے) کیونکہ یہ اس وقت تک سیکھا ہی نہیں جا سکتا جب تک شرک نہ کیا جائے اور اس طرح کہ شیطان کی عبادت کی جائے اور اس کے لئے ذبح اور نذر وغیرہ مانی جائے . جو کہ عبادت کی اقسام میں سے ہو . اور انکا تقرب حاصل کرنے کے لئے ذبح اور انکے پسندیدہ کام کئے جائیں تا کہ وہ بھی اسکی پسندیدہ خدمت کریں .

اور یہی وہ نفع ہے جس کا ذکر اللہ تعالی نے اس فرمان میں کیا ہے .

﴿ اور جس روز اللہ تعالی تمام مخلوق کو جمع کرے گا (اور کہے گا) اے جنات کی جماعت تم نے انسانوں میں سے بہت سے اپنا لئے جو انسان انکے ساتھ تعلق رکھنے والے تھے وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم میں سے ایک نے دوسرے سے فائدہ حاصل کیا تھا اور ہم اپنی اس معین میعاد تک آ پہنچے جو تو نے ہمارے لئے معین فرمائی اللہ تعالی فرمائے گا کہ تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے جس میں ہمیشہ رہو گے ہاں اگر اللہ ہی کو منظور ہو تو دوسری بات ہے بے شک آپ کا رب بڑی حکمت والا بڑے علم والا ہے . ﴾ الانعام ۱۲۸

دیکھیں کتاب . مجموعۃ فتاوی ومقالات متنوعۃ . تالیف الشیخ ابن باز رحمہ اللہ ص ۱۱۸

فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق ماخوذ: www.islam-qa.com مترجم: ابوتراب

سوال نمبر :١١٨٠٩

عنوان : **اس شخص کا حکم جسکا خیال ھے کہ جادو کوئی نقصان نھیں دیتا جب تک کہ وہ کسی مشکل کا سبب نہ بنے .**

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادواورنظر بد پر ایمان

سوال : ؟

جناب والا .اس شخص کے متعلق آپکی کیا رائے ہے جس نے دم استعمال کیا اور اسکا ذہن ہے کہ یہ دم اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا .اور وہ یہ کہتا ہے یہ جادو میں کوئی نقصان نہیں جب تک کہ وہ کسی مشکل کا سبب نہ بنے ؟

جواب :

الحمد للہ :

جادو ایک برائی اور کفر ہے .تو اگر دم اور قرآن پڑھنے سے شفا نصیب نہ ہوتو دوائیوں کے ساتھ بھی ضروری نہیں کہ شفا ملے .کیونکہ ہر علاج سے نفع اور مقصد حاصل نہیں ہوتا تو بعض اوقات اللہ عزوجل شفا کو ایک لمبی مدت تک مئوخر کردیتا ہے .اور پھر انسان اسی بیماری سے مر بھی سکتا ہے .اور علاج کی یہ شرط نہیں کہ اس سے انسان کو ضروری شفا ملے گی .اور اگر انسان دم اور قرآن وغیرہ کے ساتھ علاج کرواتا ہے اور اسے شفا نہیں ملتی تو یہ اسکے لئے عذر نہیں کہ وہ جادو کی طرف چلا جائے اور جادو کرنا شروع کردے .کیونکہ وہ اس بات کا مکلّف ہے کہ شرعی اور جائز اسباب کو استعمال کرے اور وہ اسباب جو کہ حرام ہیں ان سے پرہیز کرے . جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے .

(اللہ کے بندو علاج کرواؤ اور حرام چیز سے علاج نہ کرواؤ)

اور نبی ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا .

(بیشک یقیناً اللہ تعالی نے آپ لوگوں کے لئے شفا ان چیزوں میں نہیں رکھی جو کہ تم پر حرام کی گئی ہیں .)

تو سب کے سب امور اللہ سبحانہ وتعالی کے ہاتھ میں ہیں تو وہ جسے چاہے شفا دیتا اور جسے چاہے موت دیتا اور بیماری لگاتا ہے .جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے .

﴿اور اگر تجھے اللہ تعالی کوئی تکلیف پہنچائے تو اسے اللہ تعالی کے علاوہ کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر تجھے

اللہ تعالی کوئی نفع پہنچائے تو وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے ﴾ الانعام ١٧

اورفرمان باری تعالی ہے .

﴿ اور اگر تجھے اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو اسکے علاوہ اسے کوئی دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تمہیں کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جسے چاہے دیتا ہے اور وہ بڑی مغفرت والا اور بڑی رحمت والا ہے . ﴾ یونس ١١٧

تو مسلمان کو چاہئے کہ وہ صبر کرے اور اللہ تعالی سے ثواب کی امید رکھے اور ان اسباب کو استعمال کرے جو کہ اللہ تعالی نے اسکے لئے جائز قرار دئے ہیں اور جو حرام ہیں ان سے بچے .اور اسکے ساتھ ساتھ یہ ایمان رکھے کہ اللہ تعالی کی تقدیر نافذ ہو کر رہے گی اور اللہ تعالی کے حکم کو کوئی بھی ہٹا نہیں سکتا . جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے .

﴿ اور تم اللہ رب العالمین کے چاہے بغیر کچھ نہیں کر سکتے . ﴾ التکویر ٢٩

اور اس موضوع کے متعلق آیات بہت زیادہ ہیں .

دیکھیں کتاب ..

مجوع فتاوی ومقالات متنوعۃ ..

تالیف .. فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ . م/ ٨ ص /١١٢

فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق

ماخوذ: www.islam-qa.com

مترجم: ابوتراب

سوال نمبر : ۱۸۱۹

جن کے انسان کے بدن میں داخل ہونے کے متعلق

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان

سوال : ؟

پچھلے دنوں جن کا انسان کے بدن میں داخل ہونے کا معاملہ پھیلا ہوا تھا .اور یہ عقلی طور پر ناممکن ہے . اسکا سبب یہ ہے کہ انکا پیدائشی طور پر آپس میں فرق ہے .انسان کو مٹی سے پیدا کیا گیا جبکہ جن آگ سے پیدا ہوا ہے .اور یہ کہ شیطان صرف وسوسے ڈالنے پر قادر ہیں اور اللہ تعالی نے انہیں انسان پر کوئی سلطہ نہی دیا کہ وہ انسان پر مسلط ہوسکیں .اور جو کیسٹیں لوگوں کے پاس چل رہی ہیں وہ کوئی دلیل نہیں .

تو آپ کا اس پر کیا رد ہے .؟

جواب :

الحمد للہ :

جن کا انسان کے بدن میں داخل ہونا یقینی طور پر کتاب وسنت اور بااتفاق اہل وسنت والجماعت اور حسی اور مشاہداتی طور سے ثابت ہے اور اس معاملہ میں سوائے معتزلہ کے جنہوں نے اپنے عقلی دلائل کو کتاب وسنت پر مقدم کیا ہے کسی اور نے اختلاف نہیں کیا . اور ہم دلائل میں جو آسان ہو ذکر کرینگے .

فرمان باری تعالی ہے .

﴿اور وہ لوگ جو کہ سود خور ہیں کھڑے نہیں ہونگے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے یہ اس لئے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود کی طرح ہے .﴾ البقرۃ ۲۷۵

قرطبی نے اپنی تفسیر میں (ج ۳ ص ۳۵۵) میں کہا ہے کہ (یہ آیت اس انکار کو فاسد کرنے کی دلیل ہے جو کہتا ہے کہ دورے جن کی طرف سے نہیں اور وہ یہ گمان کرتا ہے کہ یہ طبیعتوں کا فعل ہے اور شیطان انسان کے اندر نہیں چلتا اور نہ ہی اسے چمٹتا ہے .)

اور ابن کثیر نے اپنی تفسیر (ج ۱ ص ۳۲) میں مذکورہ آیت ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ .(یعنی وہ قیامت کے دن اپنی قبروں سے ایسے کھڑے ہونگے جس طرح کہ مرگی والے کو دورے کی حالت ہوتی ہے اور

شیطان اسے خبطی بنا دیتا ہے اور اس لئے کہ وہ منکر کام کیا کرتا تھا : اور ابن عباس (رضی اللہ عنہ) کا فرمان ہے کہ سودخور قیامت کے دن مجنون اور گلا گھونٹا ہوا اٹھے گا)

اور صحیح حدیث میں جسے نسائی نے ابوالیسر سے روایت کیا ہے وارد ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے (اے اللہ میں گرنے اور بہت زیادہ بڑھاپے اور غرق ہونے اور جل جانے اور سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری پناہ میں آتا ہوں کہ مجھے شیطان موت کے وقت خبطی بنا دے ....)

مناوی نے اپنی کتاب فیض (ج ۲ ص ۱۴۸) میں عبارت کی شرح میں کہا ہے (اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان مجھے موت کے وقت خبطی کر دے) کہ وہ مجھ سے چمٹ جائے اور میرے ساتھ کھیلنا شروع کر دے اور میرے دین یا عقل میں فساد بپا کر دے . (موت کے وقت) یعنی نزع کے وقت جس وقت پاؤں ڈگمگا جاتے اور عقلیں کام کرنا چھوڑ دیتی اور حواس جواب دے جاتے ہیں .اور بعض اوقات شیطان انسان پر دنیا کو چھوڑتے وقت غلبہ پالیتا ہے تو اسے گمراہ کر دیتا یا پھر اسے توبہ سے روک دیتا ہے ...).الخ

اور ابن تیمیہ نے (مجموع الفتاوی ۲۴ / ۲۷۶) میں کہا ہے کہ (جنوں کا انسان کے بدن میں داخل ہونا بالاتفاق آئمہ اہل وسنۃ والجماعۃ سے ثابت ہے . ارشاد باری تعالی ہے .

﴿ اور وہ لوگ جو کہ سودخور ہیں کھڑے نہیں ہونگے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے . ﴾ البقرۃ ۲۷۵

اور صحیح (بخاری) میں نبی ﷺ سے روایت ہے کہ (کہ شیطان ابن آدم کے اندر اس طرح دوڑتا ہے کہ جس طرح خون) اھ

اور عبداللہ بن امام احمد کا قول ہے کہ .میں نے اپنے باپ سے کہا کہ کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جن انسان کے بدن میں داخل نہیں ہوتا .تو انہوں نے فرمایا (اے میرے بیٹے وہ جھوٹے ہیں حالانکہ وہ اسکی زبان سے بول رہا ہے .)

تو ابن تیمیۃ نے اس پر تعلیق لگاتے ہوئے فرمایا

(یہ جو انہوں نے کہا وہ مشہور ہے کیونکہ جب آدمی کو دورہ پڑتا ہے تو زبان سے ایسی باتیں کرتا ہے جن کا معنی بھی نہیں جانتا اور اسکے بدن پر بہت زیادہ مارا جاتا ہے اگر اس طرح کی مار اونٹ کو ماری جائے تو وہ بھی بہت

متاثر ہو .

اور جن چمٹے ہوئے شخص کو یہ مار محسوس بھی نہیں ہوتی .اور نہ ہی اسے وہ کلام جو کہ وہ کرتا ہے محسوس ہوتی ہے اور بعض اوقات دورے والا اور بغیر دورے کے شخص کو کھینچا جاتا ہے اور وع بستر یا چٹائی جس پر وہ بیٹھا ہوتا ہے کھینچی جاتی ہے اور آلات واشیاء بدل جاتی ہیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل ہوتا اور اسکے علاوہ اور کئی امور واقع ہوتے ہیں جس نے یہ دیکھیں ہوں اسے یہ یقینی علم ہو جاتا ہے کہ انسان کی زبان پر بولنے والا اور ان جسموں کو حرکات دینے والا انسان کے علاوہ کسی اور جنس سے ہے)

حتی کہ رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا .(اور آئمہ مسلمین کے اندر کوئی ایسا امام نہیں جو کہ جن کا انسان کے جسم میں داخل ہونے کا منکر ہو . اور جو اسکا انکار کرے اور یہ دعوی کرے کہ شرع جھوٹ بول رہی ہے تو اس نے شرع پر جھوٹ بولا اور شرعی دلائل میں کوئی دلیل اسکی نفی نہیں کرتی)

تو جنوں کا انسان کے جسم میں داخل ہونا کتاب عزیز اور سنت مطہرہ اور اہل سنت والجماعۃ کے اتفاق سے ثابت ہے جنکے ہم نے بعض دلائل ذکر کیئے ہیں .

اور اللہ تعالی کا یہ ارشاد مبارک .

﴿ اور دراصل وہ اللہ تعالی کی مرضی کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے ﴾

تو یہ بلاشک اس بات کی واضح دلیل ہے کہ جن اللہ تعالی کے حکم کے بغیر یہ طاقت ہی نہیں رکھتے کہ وہ کسی کو جادو یا اس سے چمٹ کر یا اسی طرح کسی اور قسم کی ایذا دے سکیں یا اسے گمراہ کرسکیں .

جیسا کہ حسن بصری کا قول ہے کہ .

اللہ تعالی جس پر چاہے انہیں مسلط کر دیتا ہے اور جس پر نہ چاہے اس پر مسلط نہیں کرتا اور وہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی پر طاقت نہیں رکھتے جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے .

تو شیطان (اور وہ کافر جن ہے) بعض اوقات مومنوں پر انکے گناہوں کی وجہ اور اللہ تعالی کے ذکر اور اسکی توحید اور اسکی عبادت میں اخلاص سے دور ہونے کے سبب سے ان پر انہیں مسلط کر دیتا ہے .

لیکن جو اللہ تعالی کے نیک اور صالح بندے ہیں ان اسکی کوئی قدرت نہیں ہے فرمان باری تعالی ہے .

﴿ میرے سچے بندوں پر تیرا کوئی قابو اور بس نہیں اور تیرا رب کارسازی کرنے والا کافی ہے ﴾ الاسراء ٦٥

اور اسے دور جاہلیت میں عرب بھی اچھی طرح جانتے اور اپنے اشعار میں اسکا تذکرہ کرتے تھے .تو اسی لئے اعشی نے اپنی اونٹنی کو چستی کے لحاظ سے جنون کے ساتھ تشبیہ دی ہے .اسکا قول ہے .

وہ کچھ دنوں کو رات کو چلنے کے بعد ایسے ہو جاتی ہے کہ اسے جنوں کی طرف سے کوئی جنون پہنچا ہے .

اور الاولق جنون کی تشبیہ کو کہتے ہیں .

اور جن چمٹنے کے اسباب کو بیان کرتے ہوئے ابن تیمیہ نے (مجموع فتاوی ۱۹/ ۳۹) کہا ہے کہ .

(بعض اوقات جن انسان کو شہوت اور خواہش اور عشق کی بنا پر چمٹتے ہیں جس طرح کہ انسان انسان کے سے متفق ہوتا ہے .... اور بعض اوقات بغض اور سزا کے طور پر اور یہ کثرت سے ہے .مثلا انسانوں میں سے کوئی انہیں ایذا اور تکلیف دیتا ہے یا پھر وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ انسانوں نے جان بوجھ کر تکلیف دی ہے یا تو کسی پر پیشاب کر دینا اور یا پھر کسی جن پر گرم پانی بہا دینا اور یا کسی کو قتل کر دینا اگر چہ انسان کو اسکا علم بھی نہی ہوتا اور جنوں میں جہالت اور ظلم ہے تو وہ اسکی سزا کئے گئے فعل سے بھی زیادہ دیتے ہیں .اور بعض اوقات بطور کھیل کود اور مذاق اور یا پھر شر کی بنا پر بے وقوف جنوں کی طرف سے یہ حاصل ہوتا ہے .) انتھی .

میں کہتا ہوں .امید ہے کہ ان سب چیزوں سے نجات اس وقت مل سکتی ہے جبکہ اللہ تعالی کا ذکر اور ہر کام شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا جیسا کہ نبی ﷺ سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ بہت سے کاموں کے وقت اللہ تعالی کا ذکر اور بسم اللہ پڑھنا مثلا کھانا کھاتے اور پانی پیتے اور جانور پر سوار ہوتے وقت اور ضرورت کے وقت کپڑے اتارتے وقت اور بیوی سے جماع کرتے وقت وغیرہ .

اور اسکے علاج کے متعلق ابن تیمیہ (مجموع الفتاوی ۱۹ /۴۲) میں فرماتے ہیں کہ .

(اور مقصد یہ ہے کہ اگر جن انسانوں پر زیادتی کریں تو انہیں اللہ تعالی اور اسکے رسول ﷺ کا حکم بتایا جائے اور ان پر حجت قائم کی جائے اور انہیں نیکی کا حکم اور برائی سے روکا جائے جس طرح کہ انسان کے ساتھ کیا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے .

﴿ہم کسی کو اس وقت تک عذاب نہیں دیتے جب تک کہ رسول کو نہ بھیج دیں﴾

پھر اسکے بعد فرماتے ہیں .کہ اگر جن امر اور نہی اور یہ سب بیان کرنے کے بعد بھی باز نہ آئے تو پھر اسے ڈانٹ ڈپٹ اور لعنت ملامت اور برا بھلا اور دھمکی وغیرہ دینا جائز ہے .جس طرح کہ نبی ﷺ نے شیطان کے

ساتھ کیا جب وہ آپ پر انگارہ لے کر حملہ آور ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا (میں تجھ سے اللہ تعالی کی پناہ میں آتا ہوں اور تجھ پر تین بار اللہ تعالی کی لعنت کرتا ہوں .) اسے بخاری نے روایت کیا ہے .

اور اسکے خلاف قرآن پڑھ کر اور اللہ تعالی کا ذکر کر کے بھی مدد لی جاسکتی ہے . اور خاص کر آیۃ الکرسی پڑھ کے کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے . (بیشک جو اسے پڑھے گا اس پر اللہ تعالی کی طرف سے ایک محافظ صبح تک کے لئے مقرر کر دیا جائے گا اور شیطان اسکے قریب بھی نہیں پھٹک سکے گا .) اسے بخاری نے روایت کیا ہے .

اور اسی طرح معوذتین (قل اعوذ برب الفلق -- اور قل اعوذ برب الناس) دونوں سورتیں پڑھنا .

اور لیکن نفسیاتی ڈاکٹر جن چمٹے ہوئے کے علاج میں ان چیزوں پر اعتماد نہیں کرتا کیونکہ وہ اسے کچھ فائدہ نہیں دے سکتا .

اور یہ مسئلہ اس سے بھی زیادہ تفصیل کا محتاج ہے . لیکن جو ہم نے ذکر کیا ہے اس میں انشاء اللہ سنت کی پیروی کرنے والے کے لئے کفایت ہے .

والحمد للہ رب العلمین .

المرجع ..

مسائل ورسائل . تالیف . محمد الحمود النجدی ص ۲۳

فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق

ماخوذ: www.islam-qa.com

مترجم: ابوتراب

سوال نمبر :۱۱۷۸۸

عنوان : ایسا دھاگہ باندھنا جس پر قرآنی آیات پڑھی گئیں ہوں .

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان

سوال : ؟

کیا یہ جائز ہے کہ ہم دھاگہ وغیرہ پر قرآن پڑھ کر بچے کی کلائی پر باندھیں تا کہ وہ نظر بد اور بیماریوں سے بچا رہے .؟

یا اس کے بدلہ میں قرانی آیات لکھ کر اسے کسی معدنیاتی تعویذ میں بند کر کے مسلمان کی کلائی کے گرد باندھنا جائز ہے تا کہ نظر بد اور مصائب سے بچا جا سکے ؟

یہ دونوں کام ہمارے رہائشی محلّہ میں لوگ کثرت سے کرتے ہیں .اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ یہ کام انکے محلّہ کی مسجد کا امام سرانجام دے .اور میں اپنے بچے کے لئے یہ کام اس وقت تک نہیں کرنا چاہتا جب تک کہ اسکا کوئی شرعی اور قابل قبول سبب نہ ہو. امید ہے کہ آپ حقیقت تک پہنچنے کے لئے میری مدد کریں گے .

جواب :

الحمد للہ :

یہ دھاگے اور پٹے وغیرہ باندھنے جائز نہیں ہیں .

نبی ﷺ کا ارشاد ہے (جس نے تعویذ لٹکایا اللہ تعالی اسکے کام کو پورا نہ کرے)

اور فرمان نبوی ہے . (جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اسی کے سپرد کر دیا گیا .)

اور فرمایا (جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا)

اور نبی ﷺ نے اسے کاٹنے کا حکم دیا جیسا کہ حدیث میں ہے عمران بن حصین کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں پیتل کا ایک کڑا تھا تو اسے کہا کہ یہ کڑا کیسا ہے؟ تو اس نے کہا کہ یہ کمزوری کی وجہ سے ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے اتار دے کیونکہ یہ تیری بیماری اور کمزوری میں اور اضافہ کرے گا .

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے . الشیخ ولید الفریان .

فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق ماخوذ: www.islam-qa.com مترجم: ابوتراب

سوال نمبر : ۱۳۶۵۴

عنوان : بیوی کا خاوند کے لئے جادو کرنا

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان

سوال : ؟

میں ایسا شخص ہوں کہ میں نے اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دی اور دوسری شادی کر لی ہے. جب میں نے اسکے ساتھ رہنے کا ارادہ کیا تو میں نے عجیب وغریب معاملہ محسوس کیا گویا کہ مجھے جادو کیا گیا ہو تو میں ایک شیخ کے پاس گیا تو اس نے علاج دیا اور اسکا استعمال بہت عجیب تھا. تو میرا سوال یہ ہے کہ میں اپنی نئی بیوی سے معاشرت کیوں نہیں کر سکتا ؟ اور اس شیخ کا کیا حکم ہے جو لوگوں کا علاج قرآن کے بغیر کرتا ہے؟ ہمیں فتوی دیں جزاکم اللہ.

جواب :

الحمد للہ :

اگر پہلی بیوی اس کام کا اقرار کر لے یا پھر اس پر یہ کام ثابت ہو جائے تو اس نے بہت برا کام بلکہ کفر اور ضلالت کی ہے. کیونکہ اسکا یہ عمل جادو ہے جو کہ حرام ہے اور جادو کرنے والا کافر ہے. جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے . ﴿ اور اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین سلیمان (علیہ السلام) کی حکومت میں پڑھتے تھے سلیمان (علیہ السلام) نے تو کفر نہیں کیا لیکن شیطانوں نے کفر کیا تھا وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور بابل میں ہاروت اور ماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند اور بیوی کے درمیان تفرقہ ڈل دے اور دراصل وہ اللہ تعالی کی مرضی کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے اور وہ یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور وہ بد ترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں کاش کہ یہ جانتے ہوتے ﴾

تو آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جادو کفر اور اسکا کرنے والا جادوگر کافر ہے اور جادوگر وہ چیز سیکھتے نہیں جو کہ انہیں نقصان دیتی اور نفع نہیں دیتی اور اس جادو سے انکا مقصد خاوند اور بیوی کے درمیان جدائی ڈالنا ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالی کے ہاں انکے لئے کچھ نہیں ہوگا . یعنی انکا کامیابی میں کوئی حصہ نہیں.

اور صحیح حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ (سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو .تو آپ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کونسی ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اس جان کو بغیر حق کے قتل کرنا جسے اللہ تعالی نے حرام کیا ہے .اور سود خوری کرنا اور یتیم کا مال ہڑپ کرنا اور لڑائی کے دن لڑائی سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا اور پاک دامن اور غافل اور مومن عورتوں پر بہتان ترازی کرنا .)

اور رہا وہ شیخ جس نے آپ کو دوا دی ہے تو ظاہر ہے وہ بھی اس عورت کی طرح جادوگر ہے کیونکہ جادو کے اعمال پر جادوگروں کے علاوہ کوئی مطلع نہیں ہوسکتا اور ان نجومیوں اور کاہنوں میں سے ہے جو کہ علم غیب کا دعوی کرتے ہیں کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے (تو کسی نجومی کے پاس گیا اور اس سے کچھ پوچھا تو اسکی چالیس راتیں نماز قبول نہیں ہوگی) اسے مسلم نے روایت کیا ہے.

اور نبی ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ (جو کسی کاہن یا نجومی کے پاس گیا اور جو وہ کہتا ہے اسکی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ جو نازل ہوا ہے اسکا کفر کیا.)

تو آپ پر واجب ہے کہ آپ توبہ کریں اور آپنے کیئے پر نادم ہوں اور ہیئۃ الامر بالمعروف کے رئیس اور محکمہ شرعیہ کے رئیس کو اس شیخ اور اپنی پہلی بیوی کی خبر دیں حتی کہ ہیئۃ اور محکمہ وہ عمل کریں جو انہیں اس کام سے روک سکے .اور اگر آپ کو کوئی اس جیسا معاملہ پیش آئے تو شرعی علماء سے پوچھیں تا کہ وہ آپکو اسکا شرعی علاج بتائیں .تو اگر وہ جو آپ کو تکلیف تھی وہ ختم ہوگئی ہے تو اللہ تعالی کا شکرادا کریں اور الحمد للہ کہیں اور اگر نہیں تو ہمیں بتائیں تا کہ ہم آپکو اسکا شرعی علاج بتاسکیں.

اللہ تعالی ہمیں اور آپکو دین کی سمجھ دے اور اس پر ثابت قدم رکھے اور اس چیز سے سلامت رکھے جو کہ دین کے مخالف ہے . بیشک وہ بہت سخی اور کرم کرنے والا ہے.

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دیکھیں کتاب :

مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ

تالیف : فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ م/۴ ص / ۴۳۱

فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق ماخوذ: www.islam-qa.com مترجم: ابوتراب

سوال :نمبر ۱۱۲۹۰

عنوان : جادو کے علاج کا طریقه

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان

سوال :

جادو کے علاج کا طریقہ کیا ہے؟

جواب :

الحمد للہ :

جو جادو کی بیماری میں ہو تو وہ اسکا علاج جادو سے نہ کرے کیونکہ شر برائی کے ساتھ ختم نہیں ہوتی اور نہ کفر کفر کے ساتھ ختم ہوتا ہے بلکہ شر اور برائی خیر اور بھلائی سے ختم ہوتی ہے .

تو اسی لئے جب نبی ﷺ سے نشرۃ یعنی جادو کے خاتمہ کے لئے منتر وغیرہ پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا (یہ شیطانی عمل ہے) اور حدیث میں جس نشرۃ کا ذکر کیا گیا ہے وہ : جادو والے مریض سے جادو کو جادو کے ذریعے ختم کرنے کو کہتے ہیں .

لیکن اگر یہ علاج قرآن کریم اور جائز دواؤں اور شرعی اور اچھے دم کے ساتھ اسکا علاج کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر جادو سے ہو تو یہ جائز نہیں جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے . کیونکہ جادو شیطانوں کی عبادت ہے تو جادوگر اس وقت تک جادو نہ تو کر سکتا ہے اور نہ ہی اسے سیکھ سکتا ہے جب تک وہ انکی عبادت نہ کرے اور شیطانوں کی خدمت نہ کرلے اور ان چیزوں کے ساتھ انکا تقرب حاصل نہ کرلے جو وہ چاہتے ہیں تو اسکے بعد اسے وہ اشیاء سکھاتے ہیں جس سے جادو ہوتا ہے .

لیکن الحمد للہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ جادو کیے گئے شخص کا علاج قرات قرآن اور شرعی تعویذات (یعنی شرعی دم وغیرہ جن میں پناہ کا ذکر ہے) اور جائز دواؤں کے ساتھ کیا جائے جس طرح کہ ڈاکٹر دوسرے امراض کے مریضوں کا علاج کرتے ہیں تو اس سے یہ لازم نہیں کہ شفا لازمی ملے کیونکہ ہر مریض کو شفا نہیں ملتی .

اگر مریض کی موت نہ آئی ہو تو اسکا علاج ہوتا ہے اور اسے شفا نصیب ہوتی ہے . اور بعض اوقات وہ اسی مرض میں فوت ہو جاتا ہے اگرچہ اسے کسی ماہر سے ماہر اور کسی سپیشلیسٹ ڈاکٹر کے پاس ہی کیوں نہ لے

جائیں. تو جب موت آچکی ہو نہ تو علاج کام آتا ہے اور نہ ہی دوا کسی کام آتی ہے. فرمان ربانی ہے.

﴿اور جب کسی کا وقت مقررہ آجاتا ہے تو اسے اللہ تعالی ہرگز مہلت نہیں دیتا﴾ المنافقون ۱۱

دوا اور علاج تو اس وقت کام آتا ہے جب موت نہ آئی ہو اور اللہ تعالی نے بندے کے مقدر میں شفا کی ہو تو ایسے ہو یہ جسے جادو کیا گیا ہے بعض اوقات اللہ تعالی نے اسکے لئے شفا لکھی ہوتی ہے اور بعض اوقات نہیں لکھی ہوتی تاکہ اسے آزمائے اور اسکا امتحان لے اور بعض اوقات کسی اور سبب کی بنا پر جسے اللہ عزوجل جانتا ہے: ہوسکتا ہے جس نے اسکا علاج کیا ہو اسکے پاس اس بیماری کا مناسب علاج نہ ہو.

نبی ﷺ سے صحیح طور پر یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا.

(ہر بیماری کی دوا ہے تو اگر بیماری کی دوا صحیح مل جائے تو اللہ تعالی کے حکم سے اس بیماری سے نجات مل جاتی ہے.)

اور فرمان نبوی ﷺ ہے

(اللہ تعالی نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری ہے تو اسے جس نے معلوم کرلیا اسے علم ہو گیا اور جو اس سے جاہل رہا وہ اس سے جاہل ہے.)

اور جادو کے شرعی علاج میں سے یہ بھی ہے کہ. اسکا علاج قرآن پڑھ کر کیا جائے.

جادو والے مریض پر قرآن کی سب سے عظیم سورت فاتحہ بار بار پڑھی جائے. تو اگر پڑھنے والا صالح اور مومن اور جانتا ہو کہ ہر چیز اللہ تعالی کے فیصلے اور تقدیر سے ہوتی ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی سب معاملات کو چلانے والا ہے اور جب وہ کسی چیز کو کہتا ہے کہ ہوجا تو ہو جاتی ہے. تو اگر یہ قرات ایمان تقوی اور اخلاص کے ساتھ پڑھی جائے اور قاری اسے بار بار پڑھے تو جادو زائل ہو جائے گا اور مریض اللہ تعالی کے حکم سے شفایاب ہوگا.

اور صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم ایک دیہات کے پاس سے گذرے تو دیہات کے شیخ یعنی انکے امیر کو کسی چیز نے ڈس لیا تو انہوں نے سب کچھ کر کے دیکھ لیا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا تو انہوں نے صحابہ اکرام میں سے کسی کو کہا کہ کیا تم میں کوئی دم کرنے والا ہے ؟ تو صحابہ نے کہا جی ہاں. تو ان میں سے ایک نے اس پر سورت فاتحہ پڑھی تو وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا. گویا کہ ابھی اسے کھولا گیا ہو. اور اللہ تعالی نے اسے سانپ کے ڈسنے کے شر سے عافیت دی.

اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے (اس دم کے کرنے کوئی حرج نہیں جبکہ وہ شرک نہ ہو) اور نبی کو دم کیا گیا اور

آپ ﷺ نے خود بھی دم کیا تو دم کے اندر بہت زیادہ خیر اور بہت عظیم نفع ہے. تو جب جادو کیے گئے شخص پر سورت فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور (قل ھو اللہ احد) اور موذتین (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) اور اسکے علاوہ آیات اور اچھی اچھی دعائیں جو کہ احادیث میں نبی ﷺ سے ثابت ہیں مثلا نبی ﷺ کا یہ قول جب آپ نے کسی مریض کو دم کیا (**اللھم رب الناس أذھب البأس واشف أنت الشافی لا شفاء إلا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما**) تین بار یہ دعا پڑھے

(اے اللہ لوگوں کے رب تکلیف دور کردے اور شفایابی سے نواز تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ایسی شفا نصیب فرما کہ جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے) تو اسے تین یا اس سے زیادہ بار پڑھے.

اور ایسے ہی یہ بھی ثابت ہے کہ جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کو اس دعا کے ساتھ دم کیا تھا.

(بسم اللہ أرقیک من کل شیء یؤذیک ومن شر کل نفس أو عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ أرقیک)

(میں اللہ کے نام سے تجھے ہر اس چیز سے دم کرتا ہوں جو کہ تکلیف دینے والی ہے اور ہر نفس کے شر سے یا ہر حاسد آنکھ سے اللہ آپ کو شفا دے میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں)

اسے بھی تین بار پڑھے اور بہت ہی عظیم اور نبی ﷺ سے ثابت شدہ دم ہے جس کے ساتھ ڈسے ہوئے اور جادو کئے گئے اور مریض کو دم کرنا مشروع ہے.

اور اچھی دعاؤں کے ساتھ ڈسے ہوئے اور مریض اور جادو والے کو دم کرنے میں کوئی حرج نہیں اگر اس میں کوئی شرعی مخالفت نہ ہو اگرچہ وہ نبی ﷺ سے منقول نہ ہو. نبی ﷺ کے اس قول کے عموم پر اعتبار کرتے ہوئے. (دم کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ وہ شرک نہ ہو.)

اور بعض اوقات اللہ تعالی مریض اور جادو کئے گئے شخص وغیرہ کو بغیر دم اور بغیر کسی انسانی سبب سے شفا نصیب کر دیتا ہے. کیونکہ وہ سبحانہ وتعالی ہر چیز پر قادر ہے اور ہر چیز میں اسکی بلیغ حکمت چمک رہی ہے.

اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاعزیز میں ارشاد فرمایا ہے.

﴿ وہ جب بھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے اتنا فرما دینا (کافی ہے) کہ ہو جا وہ اسی وقت ہو جاتی ہے ﴾ یس /۸۲

تو اس اللہ سبحانہ وتعالی کی حمد وتعریف اور شکر ہے جو وہ فیصلے کرتا اور تقدیر بنا تا ہے اور ہر چیز میں بلیغ حکمت پائی جاتی ہے.

اور بعض اوقات مریض کو شفا نصیب نہیں ہوتی کیونکہ اسکا وقت پورا ہو چکا ہوتا ہے اور اس مرض سے اسکی موت مقدر میں ہوتی ہے.

اور جو دم میں استعمال کیا جاتا ہے ان میں وہ آیات بھی ہیں جن میں جادو کا ذکر ہے وہ پانی پڑھی جائیں.

اور سورت اعراف میں جادو والی آیات.

فرمان باری تعالی ہے. ﴿**وأوحينا الى موسى ان ألق عصاك فإذا اهى تلقف مايأفكون فوقع الحق وبطل ما كانوا يعملون فغلبوا هنالك وانقلبوا صاغرين**﴾ الاعراف ۱۱۷ - ۱۱۹

﴿ اور ہم نے موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنی لاٹھی ڈال دیجئے سو اسکا ڈالنا تھا کہ اس نے انکے سارے بنے بنائے کھیل کو نگھلنا شروع کر دیا پس حق ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب کچھ جاتا رہا پس وہ لوگ موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے ﴾ الاعرف ۱۱۷ - ۱۱۹

اور سورۃ یونس میں اللہ تعالی کا یہ فرمان.

﴿**وقال فرعون ائتونى بكل ساحر عليم فلما جاء السحرة قال لهم موسى القوا ما انتم ملقون فلما القوا قال موسى ما جئتم به السحران الله سيبطله ان الله لا يصلح عمل المفسدين ويحق الحق بكلماته ولو كره المجرمون**﴾ یونس /۷۹-۸۲(اور فرعون نے کہا کہ میرے پاس تمام جادوگروں کو حاضر کرو پھر جب جادوگر آئے تو موسی علیہ السلام نے ان سے کہا ڈالو جو کچھ تم ڈالنے والے ہو سو جب انہوں نے ڈالا تو موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے یقینی بات یہ ہے اللہ تعالی اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے اللہ تعالی ایسے فسادیوں کا کام نہیں بننے دیتا)

اور ایسے ہی سورۃ طہ کی مندرجہ ذیل آیات. فرمان ربانی ہے.

﴿**قالوا ياموسى إما ان تلقى وإما أن نكون أول من ألقى قال بل ألقوا فإذا حبالهم وعصيهم يخيل إليه من سحرهم أنها تسعى فأوجس فى نفسه خيفة موسى قلنا لاتخف إنك أنت الأعلى وألق ما فى يمينك تلقف ما صنعوا إنما صنعوا كيد ساحر ولايفلح**

الساحر حیث اتی﴾ طٰہ ٦٥ - ٦٩

کہنے لگے اے موسی یا تو تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں جواب دیا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالواب تو موسی علیہ السلام کو یہ خیال گزرنے لگا کہ انکی رسیاں اورلکڑیاں ان کے جادو کے زور سے بھاگ دوڑ رہیں ہیں پس موسی نے اپنے دل میں ڈر محسوس کیا ہم نے فرمایا خوف نہ کر یقیناً تو ہی غالب اور برتر رہے گا اور تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ انکی تمام کاریگری کو وہ نگل جائے انہوں نے جو کچھ بنایا ہے صرف یہ جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا﴾ طٰہ ٦٥ - ٦٩

تو ایسی آیات ہیں جن سے جادو کے دم میں انشاء اللہ اللہ تعالی فائدہ دے گا .تو بیشک یہ آیات اور اسکے ساتھ سورۃ فاتحہ اور سورۃ (قل ھو اللہ احد) اور آیۃ الکرسی اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) اگر قاری پانی میں پڑھے اور اس پانی کو جس کے متعلق یہ خیال ہو کہ اسے جادو ہے یا جو اپنی بیوی سے روک دیا گیا ہے اس پر بہا دیا جائے (یعنی غسل کرے از مترجم) تو اسے اللہ کے حکم سے شفایابی نصیب ہوگی .

اور اگر اس پانی میں سبز بیری کے سات پتے کوٹنے کے بعد رکھ لئے جائیں تو یہ بہت مناسب ہوگا جیسا کہ شیخ عبدالرحمٰن بن حسن رحمہ اللہ نے اپنی کتاب (فتح المجید) میں بعض اہل علم سے باب (منتر کے متعلق باب) میں ذکر کیا ہے اور افضل یہ ہے کہ تینوں سورتیں (قل ھو اللہ احد) (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) تین تین بار دہرائی جائیں .

مقصد یہ ہے کہ یہ اور ایسی ہی دوسری وہ دوائیں ہیں جو کہ مجرب ہیں اور ان سے اس بیماری (جادو) کا علاج کیا جاتا ہے اور ایسے ہی جسے اپنی بیوی سے روک دیا گیا ہو اسکا بھی علاج ہے جسکا تجربہ کیا گیا اور اللہ تعالی نے اس سے نفع دیا .اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ صرف سورۃ فاتحہ سے علاج کیا جائے تو شفایابی ہو اور اسی طرح (قل ھو اللہ احد) اور معوذتین سے علاج کیا جائے تو شفا مل جائے .

سب سے اہم یہ ہے کہ علاج کرنے والا اور علاج کروانے والا دونوں کا صدق ایمان ہونا اور اللہ تعالی پر بھروسہ ہونا ضروری ہے اور انہیں اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ اللہ سبحانہ وتعالی سب کاموں کا متصرف ہے اور وہ جب کسی چیز کو چاہتا ہے تو وہ ہوتی ہے اور جب نہیں چاہتا تو نہیں ہوتی .تو معاملہ اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے کہ جو وہ چاہے وہ ہوگا اور جو نہ چاہے وہ نہیں ہوگا .تو پڑھنے والے اور جس پر پڑھا جارہا ہے انکے اللہ تعالی پر ایمان اور صدق

کی بنا پر اللہ تعالی کے حکم سے مرض زائل ہوگا .اور اتنا ہی جلدی ہوگا جتنا ایمان ہے .اور پھر معنوی اور حسی دوائیں بھی کام کرینگی .

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہم سب کو وہ عمل کرنے کی توفیق دے جو اسے راضی کرنے کا باعث بنتے ہیں . بیشک وہ سننے والا اور قریب ہے .

دیکھیں کتاب :

مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ :

تالیف : فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ ص / ۷۰

فتوی: جنوں اور جادواورنظر بد پر ایمان کے متعلق

ماخوذ: www.islam-qa.com

مترجم: ابوتراب

سوال نمبر : ۲۰۱۷۷

عنوان : نبی ﷺ کو کیسے جادو کیا گیا ؟

جذر - عقیدہ - ایمان - رسولوں پر ایمان

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان

سوال :

رسول ﷺ کو کیسے جادو کیا گیا حالانکہ اللہ تعالی کا انکے متعلق ارشاد ہے (اور اللہ تعالی آپ کو لوگوں سے بچائے گا) ؟

اور آپ پر جادو کیسے ہو گیا جبکہ آپ اپنے رب سے وحی حاصل کرتے اور اسے مسلمانوں تک پہنچاتے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ اس وحی کی لوگوں کو جادو کی حالت میں تبلیغ کریں. حالانکہ کفار اور مشرکوں کا یہ قول ہے (تم تو ایک جادو کئے گئے شخص کی پیروی کر رہے ہو) ؟

ہم اسکی وضاحت اوران شبہات کا بنان چاہتے ہیں .

جواب :

الحمد للہ :

اللہ تعالی کی حمد وثنا اور نبی ﷺ پر درود اور سلام کے بعد .

صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ یہ جادو مدینہ میں واقع ہوا جبکہ وحی اور رسالت ثابت اور ٹھر چکی اور قرار پکڑ چکی تھی اور نبوت کے دلائل اور رسالت کی صداقت قائم ہو چکی تھی اور اللہ تعالی نے مشرکوں پر اپنے نبی کی مدد کر کے مشرکوں کو ذلیل ورسوا کر دیا تھا تو اسکے بعد یہودیوں میں سے ایک شخص جسے لبید بن اعصم کہا جاتا تھا نبی ﷺ کے درپے ہوا تو اسنے ایک کنگی کے دندانوں اور کنگی کئے ہوئے بالوں اور نر کھجور کے خوشہ کے چھلکا میں جادو کیا. تو آپ ﷺ کو یہ خیال ہونے لگا کہ اپنے گھر والوں سے کچھ کیا ہے اور حالانکہ کچھ نہیں کیا ہوتا تھا لیکن الحمد للہ اللہ کے فضل وکرم سے انکی عقل اور انکا شعور اور لوگوں کے ساتھ باتوں میں تمیز کرنا یہ سب کچھ صحیح رہا. اور انکا لوگوں کو اس حق کی تبلیغ جو کہ اللہ تعالی نے آپکی طرف وحی کی تھی اس میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی اور وہ کام چلتا رہا لیکن اس جادو کا اثر انکی زوجات کے معاملات میں ہوا جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں .

بیشک وہ یہ خیال کرتے تھے کہ انہوں نے گھر میں اپنی گھر والوں سے کچھ کیا ہے حالانکہ انہوں نے کچھ نہیں کیا ہوتا تھا تو انکے رب عزوجل کی طرف سے انکے پاس جبریل علیہ السلام کے ذریعہ سے وحی آئی تو جو کچھ ہوا تھا اسکی خبر دی گئی تو نبی ﷺ نے اسے نکالنے کے لئے بھیجا تو اس نے ایک انصاری کے کنویں سے نکال کر اسے ضائع کر دیا تو الحمد للہ نبی ﷺ سے جادو کا اثر ختم ہو گیا تو اللہ تعالی نے معوذتین دو سورتیں (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) نازل فرمائیں تو آپ ﷺ نے ان کو پڑھا تو سب قسم کی پریشانی ختم ہو گئی .

اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح کا کوئی تعویذ نہیں (یعنی جس کے پڑھنے کے ساتھ پناہ لی جائے)

تو اس جادو کی بنا پر کوئی ایسی چیز نہیں ہوئی جس کی بنا پر رسالت اور وحی میں کوئی خلل واقع ہو یا پھر لوگوں کو نقصان دے .اور اللہ جل وعلا نے نبی ﷺ کو لوگوں سے بچایا کہ وہ رسالت اور اسکی تبلیغ میں روڑے اٹکائیں .

لیکن جو رسولوں کو مختلف قسم کی تکالیف پہنچتی ہیں تو اس سے نبی ﷺ نہیں بچے بلکہ آپ کو کچھ تکالیف آئیں اور آپ جنگ احد میں زخمی کئے گئے اور آپ کے سر پر خود توڑا گیا اور آپکے دونوں رخساروں میں خود کی کڑیاں پیوست ہو گئیں .اور وہاں آپ ایک گھڑے میں گر پڑے .اور آپ پر مکہ میں شدید تنگی کر دی گئی اور آپ کو بھی اسی طرح تکالیف آئیں جس طرح کہ پہلے رسولوں کو آئی تھیں .او روہ تکالیف جو کہ اللہ تعالی نے آپ کے لئے لکھی تھیں تو ان کے ساتھ اللہ تعالی نے آپ کے درجات اور آپکے مقام کو بلند کیا اور نیکیوں کو زیادہ کر دیا لیکن اسکے باوجود اللہ تعالی نے ان مشرکوں سے بچایا اور وہ آپکو قتل نہ کر سکے اور نہ ہی تبلیغ سے روک سکے اور نہ ہی اس کے درمیان جو آپ پر تبلیغ واجب تھی اور آپکے درمیان حائل ہو سکے .تو یقیناً آپ ﷺ نے رسالت کی تبلیغ کی اور امانت کو ادا کیا .

تو آپ ﷺ پر اللہ تعالی رحمتیں نازل فرمائے .اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں .

دیکھیں کتاب :

مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ :

تالیف : فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ تعالی (۸/ ۱۴۹)

سوال نمبر :۱۰۵۱۳

عنوان : ہم اپنے آپ کو جنوں کی ایذا سے کیسے بچائیں

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان

سوال :

مجھے جنوں کی طرف سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے . میں جنوں کو جو کہ اب تک میری تمام زندگی میں مختلف حالات میں ظاہر ہوتے رہے ہیں دیکھتی ہوں اور مجھے کبھی تنگی نہیں ہوئی تھی لیکن کچھ عرصہ سے تنگی ہو رہی ہے . جب ہم اپنے فلیٹ میں منتقل ہوئے تو شروع ایام کے اندر میں نے جن کو دیکھا اور یہ وقفہ وقفہ سے ہوتا رہا یہاں تک کہ میں ان جنوں کے امور سے متنبہ رہتی تھی مثلا . یہ کہ دروازے خود بخود کھل جایا کرتے اور میں انہیں دیکھتی اور انکی آواز سنتی تھی ...الخ لیکن اب لگتا ہے معاملات بہت زیادہ بدلنے شروع ہو گئے ہیں یہاں تک کہ بعض اعمال روزانہ اور بار بار پیش آنا شروع ہو گئے ہیں . تو ان اعمال کی بنا پر مجھے اپنے گھر میں راحت ہیں ہو رہی حتی کہ میری یہ حالت ہوگئی ہے کہ میں اپنے اس گھر میں رہنا ہی نہیں چاہتی . جن دروازے کھول دیتے اور میرا نام لیکر چیختے ہیں تو میں اپنی نیند سے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھتی ہوں . مجھے بعض اشیاء مارتے ہیں اور بلی کی شکل میں ظاہر ہوتے اور میرے کمپیوٹر اور ٹیلی فون کے ساتھ کھیلتے ہیں اور میں انکا سایہ دیکھ رہی ہوتی ہوں . وغیرہ معاملہ بہت ہی عجیب شکل اختیار کر گیا ہے . مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ میں ان مشاکل کے ساتھ کیسے پیش آوں . میں امید رکھتی ہوں کہ میرا یہ گھر بدلنا اس مشکلات کو ختم کر دے گا . میں نے سورت بقرہ اور اخلاص اور الفلق اور الناس پڑھنے کی کوشش کی ہے اور اپنے گھر میں قرآن کی کیسٹیں لگا کر رکھتی ہوں تا کہ یہ معاملہ ختم ہو جائے لیکن جیسے ہی تلاوت ختم ہوتی ہے جن نئے سرے اور شکل میں ظاہر ہو جاتے ہیں اور کوئی بھی کام کر کے مجھے اپنی موجودگی کا احساس دلاتے ہیں (اکثر اوقات میں) کبھی تو ٹیپ ریکارڈر بند کر دیتے اور کبھی قرات کے دوران کمپیوٹر ری سٹارٹ کر دیتے ہیں .... اور یہ کئی بار ہوا ہے . اور ایسے ہی جن میری خوابوں میں بھی اکثر آتے ہیں . تو میں اس حالت سے نکلنے کا راہ نہیں جانتی . تو اس موضوع کے متعلق آپکے جواب سے آپکی بہت قدر کرونگی یا پھر آپ کوئی نصیحت کریں اور امید کرتی ہوں کہ یہ جلدی کرینگے .

جواب :

الحمد للہ :

اول - :

سوال کرنے والی کی یہ بات کہ اس نے جن کو دیکھا ہے یہ غلط ہے کیونکہ جن تو دیکھ سکتے ہیں اور لوگ انہیں نہیں دیکھ سکتے .

امام شافعی کا قول ہے .

عادل لوگوں میں سے اگر کوئی یہ گمان کرے کہ وہ جنوں کو دیکھتا ہے تو اسکی گواہی باطل ہو جائے گی کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے .

﴿ بیشک وہ اور اسکا لشکر تمہیں وہاں سے دیکھتا ہے جہاں سے تم اسے نہیں دیکھ سکتے ﴾

مگر یہ کہ وہ نبی ہو ..احکام القرآن (۲/ ۱۹۵ - ۱۹۶)

اور ابن حزم کا قول ہے .

اور جن کا ہونا یہ حق ہے اور وہ اللہ تعالی کی مخلوق میں سے مخلوق ہے ان میں کافر بھی ہیں اور مومن بھی وہ ہمیں دیکھتے ہیں اور ہم انہیں نہی دیکھتے وہ کھاتے بھی ہیں اور انکی نسل بھی چلتی ہے اور وہ مرتے بھی ہیں .

فرمان باری تعالی ہے .﴿ اے جنوں اور انسانوں کی جماعت ﴾

اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے ﴿ اور اس سے پہلے جنوں کو ہم نے لو والی آگ سے پیدا کیا ﴾

اور اللہ تعالی ان سے حکایت بیان کرتے ہوئے فرمایا.

﴿ اور ہاں بیشک ہم میں سے بعض تو مسلمان ہیں اور بعض بے انصاف ہیں پس جو مسلمان ہو گئے انہوں نے راہ راست کو تلاش کیا اور جو ظالم ہیں وہ جہنم کا ایندھن بن گئے ﴾

اور ارشاد باری تعالی ہے .

﴿ بیشک وہ اور اسکا لشکر تمہیں وہاں سے دیکھتا ہے جہاں سے تم اسے نہیں دیکھ سکتے ﴾

اور فرمان ربانی ہے .﴿ کیا تم اسے اور اسکی اولاد کو میرے علاوہ دوست بناتے ہو ﴾

اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے ﴿ جو بھی اس پر ہے وہ فنا ہونے والا ہے . ﴾

اور اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا .﴿ ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے ﴾

المحلی (۱/۳۴-۳۵)

تو اس لئے ہوسکتا ہے کہ سوال کرنے والی نے خیالاتی اور ہیولا قسم کی کوئی چیز دیکھی ہو یا پھر جن ہوں جنہوں نے اپنی اصلی شکل جس پر اللہ تعالی نے انہیں پیدا کیا ہے وہ بدل لی ہوا سے دیکھا ہو.

دوم -:

اور رہا یہ مسئلہ کے جنوں کا انسانوں کو تکلیف دینا تو یہ ثابت ہے اور واقع میں بھی آیا ہے. تو اس سے بچاؤ کے لئے قرآن اور شرعی اذکار کو استعمال کیا جانا چاہئے.

ابن عثیمین رحمہ اللہ کا قول ہے کہ.

اس میں کوئی شک نہیں کہ جنوں کے انسانوں کو اذیت دینے میں تاثیر ہے جو کہ بعض اوقات قتل تک جا پہنچتی ہے. اور ہوسکتا ہے کہ اسے تکلیف دیں اور اس پر پتھر پھینکیں اور بعض اوقات انسان کو ڈراتے ہیں اسکے علاوہ اور جو کہ سنت سے ثابت اور وقوع پزیر ہوتا رہتا ہے.

نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے اپنے ایک صحابی کو ایک غزوہ میں اجازت دی کہ وہ گھر چلا جائے (اور میرا خیال ہے کہ یہ غزوہ خندق کا واقعہ ہے) اور نوجوان تھا اس نے نئی نئی شادی کی تھی جب وہ اپنے گھر پہنچا تو بیوی کو دروازے پر کھڑے پایا تو اسنے بیوی کو ڈانٹا تو بیوی کہنے لگی کہ اندر جاؤ تو جب وہ اندر گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بستر پر ایک بڑ سا سانپ لپٹا پڑا ہے اور اسکے پاس نیزہ تھا تو وہ نیزہ اسنے سانپ کو مارا حتی کہ وہ مر گیا اور اسی وقت جس میں سانپ مرا تھا وہ آدمی بھی مر گیا تو یہ پتہ نہ چلا کہ پہلے آدمی مرا ہے یا کہ سانپ. تو جب یہ واقعہ نبی ﷺ تک پہنچا تو آپ نے گھروں میں سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا مگر یہ کہ جس کی دم کٹی یا پھر چھوٹی ہو اور وہ جس کی پیٹھ پر دو سفید لکیریں ہوں انہیں قتل کرو.

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جن انسانوں پر زیادتی کرتے ہیں اور یقیناً وہ انہیں تکلیف بھی دیتے ہیں جیسا کہ یہ واقعہ اس پر شاہد ہے. اور بیشک یہ خبریں تواتر کے ساتھ ہیں اور پھیل چکی ہیں کہ بعض اوقات انسان کسی ویران اور اجاڑ جگہ میں جاتا ہے تو اسے پتھر مارے جاتے ہیں اور حالانکہ اس اجاڑ اور ویرانے میں کسی انسان کو نہیں دیکھا جاتا اور بعض اوقات آوازیں سنائی دیتی ہیں اور بعض اوقات درختوں جیسی سرسراہٹ سنائی دیتی ہے اور اسی طرح کی اور چیزیں جن سے انسان وحشت زدہ ہوتا اور تکلیف محسوس کرتا ہے.

اور ایسے ہی بعض اوقات جن انسان کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے یا تو عشق کی بنا پر اور یا پھر تکلیف دینے کے لئے یا کسی اور سبب کی بنا پر. اور اسی کی طرف اللہ تعالی کا یہ فرمان اشارہ کر رہا ہے.

﴿ اور وہ لوگ جو کہ سود خور ہیں کھڑے نہیں ہونگے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے. ﴾

اور اس قسم میں یہ بھی ہے کہ بعض اوقات جن انسان کے اندر سے باتیں کرتا ہے اور جو اس پر قرآن پڑھے اسے مخاطب کرتا ہے اور بعض اوقات پڑھنے والا اس سے یہ وعدہ لیتا ہے کہ وہ واپس نہیں آئے گا. اسکے علاوہ بہت سے امور ہیں جن کی خبریں پھیلی اور لوگوں کی درمیان منتشر ہیں.

تو اس بنا پر جنوں کے شر سے بچاؤ کے لئے انسان کو چاہئے کہ وہ ان اشیا کو پڑھے جو سنت مطہرہ میں ان سے بچاؤ کے لئے آئی ہیں. ان میں سے آیۃ الکرسی بھی ہے. اگر انسان رات کو آیۃ الکرسی پڑھے تو ساری رات اللہ تعالی کی طرف سے اس کے لئے محافظ مقرر ہو جاتا ہے اور صبح تک شیطان اس کے قریب نہیں آ سکتا.

اور اللہ تعالی ہی حفاظت کرنے والا ہے.

دیکھیں .. مجموع فتاوی .. تالیف الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ (۱/ ۲۸۷-۲۸۸)

اور سنت (نبوی) میں انسان کے جنوں سے بچاؤ کے لئے بعض اذکار آئے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں.

۱- جنوں سے اللہ تعالی کی پناہ میں آنا. ارشاد باری تعالی ہے.

﴿ اور اگر شیطان کی طرف سے آپ کو کوئی وسوسہ پہنچے تو آپ اللہ تعالی کی پناہ لیں بیشک وہ ہی سننے والا اور جاننے والا ہے. ﴾

اور دوسری جگہ پر فرمایا ﴿ اور اگر شیطان کی طرف سے آپ کو کوئی وسوسہ پہنچے تو آپ اللہ تعالی کی پناہ لیں بیشک وہ سننے والا اور جاننے والا ہے ﴾

سلیمان بن صرد کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس دو آدمی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے حتی کہ ان میں ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھے ایک ایسے کلمے کا علم ہے کہ اگر یہ اسے کہے تو اس کا غصہ چلا جائے : اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم : میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں. اسے بخاری نے (۳۱۰۸) اور مسلم نے (۲۶۱۰) روایت کیا ہے.

۲ - معوذتان (سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) پڑھنی

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ جنوں اور انسان کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے حتی کہ موذتان (سورۃ الفلق اور الناس) نازل ہوئیں تو تو آپ نے انہیں لیکر باقی کو چھوڑ دیا.

اسے ترمذی نے (۲۰۵۸) روایت کیا اور حسن غریب کہا ہے اور نسائی نے (۵۴۹۴) اور ابن ماجہ نے (۳۵۱۱)روایت کیا ہے.

اوراس حدیث کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع (۴۹۰۲) میں صحیح کہا ہے.

۳ - ایۃ الکرسی کو پڑھنا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے رمضان کی زکاۃ کی حفاظت میرے ذمہ لگائی تو ایک شخص آیا اور غلہ کو بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے نبی ﷺ کے پاس لے جاؤنگا تو اس نے کہا کہ میں تجھے کچھ کلمات سکھاتا ہوں اللہ تعالی تجھے ان سے نفع دے گا .تو میں نے کہا وہ کونسے کلمات ہیں؟ تو کہنے لگا کہ جب تو اپنے بستر پر آئے تو یہ آیت پڑھا کر ﴿ **الله لا إله إلا هو الحی القیوم** ﴾ حتی کہ آیت ختم کی تو بیشک اللہ تعالی کی طرف سے صبح تک ایک محافظ مقرر کر دیا جائے گا اور شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا.

تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تیرے قیدی نے رات کیا کیا؟ تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے اس نے ایک چیز سکھائی اور اسکا گمان تھا کہ اللہ تعالی مجھے اس کے ساتھ فائدہ دے گا تو نبی ﷺ نے کہا وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ اسنے مجھے حکم دیا کہ جب میں بستر پر آؤں تو آیۃ الکرسی پڑھا کروں اسکا گمان تھا کہ صبح تک میرے پاس شیطان نہیں آئے گا اور میرے لئے اللہ تعالی کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہو جائے گا.تو نبی ﷺ نے فرمایا اس نے تیرے ساتھ سچ بولا ہے لیکن اصل میں جھوٹا ہے اور شیطان تھا.. اسے بخاری نے (۳۱۰۱) روایت کیا ہے.

۴ - سورۃ البقرہ کی قرات کرنی.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا(کہ اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ ' بیشک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ البقرۃ پڑھی جائے.) اسے مسلم نے (۷۸۰) روایت کیا ہے.

۵ - سورۃ البقرۃ کا خاتمہ (یعنی آخری آیات)

ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا (جس نے رات کو سورۃ البقرۃ کی

آخری دو آیتیں پڑھیں تو وہ اسے کفایت کریں گی .)

اسے بخاری نے (۴۷۲۳) اور مسلم نے (۸۰۷) روایت کیا ہے .

اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا (بیشک اللہ تعالی نے آسمان وزمین بنانے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اور اس میں سے دو آیتیں اتاریں جن سے سورۃ البقرۃ کو ختم کیا تو جس گھر میں یہ دونوں آیتیں تین راتیں پڑھی جائیں وہاں شیطان نہیں رہتا .)

اسے ترمذی نے (۲۸۸۲) روایت کیا ہے .اور اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے .صحیح الجامع (۱۷۹۹)

۶ - مندرجہ ذیل کلمہ کو سو مرتبہ پڑھنا .

(لا إله إلاالله وحده لاشريک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدير)

اللہ تعالی کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اور اسکا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف اور حمد ہے اور ہر چیز پر قادر ہے .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ بیشک رسول ﷺ نے فرمایا کہ (جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ **(لا إله إلاالله وحده لاشريک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدير)** اللہ تعالی کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اور اسکا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف اور حمد ہے اور ہر چیز پر قادر ہے .) پڑھتا ہے اسے دس گردنوں کے برابر ثواب ملتا ہے اور اسکے لئے سو نیکی لکھی جاتی اور سو برائی مٹائی جاتی ہے اور شام تک اسکے لئے شیطان سے محفوظ رہتا ہے .اور اس سے بہتر کوئی عمل نہیں کرتا حتی کہ کوئی اس سے زیادہ کرے .) اسے بخاری نے (۳۱۱۱۹) اور مسلم نے (۲۶۹۱) روایت کیا ہے .

۷ - کثرت کے ساتھ اللہ تعالی کا ذکر کرنا .

حارث اشعری بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا (بیشک اللہ تعالی نے یحی بن زکریا علیہ السلام کو حکم پانچ کلمات کا حکم دیا کہ ان پر خود بھی عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی اس پر عمل کرنے کا حکم دیں ...اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کا ذکر کرو . بیشک اس کی مثال اس آدمی کی ہے جس کے پیچھے دشمن لگا ہوا ہو تو وہ ایک قلعہ کے پاس آئے تو اس میں اپنے آپ کو ان سے محفوظ کرلے .تو ایسے ہی بندہ اپنے آپ کو شیطان سے نہیں بچا سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالی کا ذکر نہ کرے .) اسے ترمذی نے (۲۸۶۳) روایت کیا اور حسن صحیح کہا ہے .اور شیخ البانی رحمہ

اللہ نے اس حدیث کو صحیح الجامع (۱۷۲۴) صحیح کہا ہے.

الشرف : یہ بلند جگہ کو کہتے ہیں.

ورق : چاندی کو کہتے ہیں.

احرز : بچالیا اور منع کرلیا.

۸ - اذان.

سہل بن ابو صالح بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بنو حارثہ کی طرف بھیجا اور میرے ساتھ ہمارا غلام یا دوست تھا تو باغ سے اسے اس کے نام سے آواز دی گئی تو جو میرے ساتھ تھا اس نے دیوار کے اوپر سے جھانکا تو کچھ بھی نظر نا آیا. تو میں اسکا اپنے والد سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر مجھے اس کا پتہ ہوتا کہ تیرے ساتھ یہ معاملہ پیش آئے گا تو میں تجھے نہ بھیجتا لیکن جب آواز سنو تو نماز کی اذان دو کیونکہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ (جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو شیطان منہ پھیر کر بھاگتا ہے اور اسکی ہوا خارج ہورہی ہوتی ہے.)

اسے مسلم نے (۳۸۹) روایت کیا ہے.

حصاص : یعنی ہوا خارج ہونا. یا شدید دشمن.

۹ - قرآن کا پڑھنا شیطان سے بچاتا ہے.

ارشاد باری تعالی ہے.

﴿اور جب تو قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو ہم تیرے اور انکے درمیان جو کہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے پردہ اور حجاب حائل کردیتے ہیں.﴾

واللہ تعالی اعلم.

اور اللہ تعالی ہی زیادہ علم والا ہے.

الاسلام سوال وجواب.

الشیخ محمد صالح المنجد.

فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق ماخوذ: www.islam-qa.com مترجم: ابوتراب

سوال نمبر :۱۳۷۹۲

جادو سے چھٹکارا کیسے حاصل کیا جائے اور کیا جادو کے علاج کے لئے زم زم استعمال کیا جا سکتا ھے ؟ اور صحیح دم کی شروط .

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادواور نظر بد پر ایمان

سوال :

میں یورپ میں رہتا ہوں لیکن میں برصغیر پاک و ہند سے آیا ہوں اور میرے لئے یہ مشکل ہے کہ میں اہل علم میں سے ان لوگوں کے پاس جا سکوں جو کہ جادو سے متاثر ہونے والے کا تعاون کرسکیں .تو کیا بندے کے لئے یہ صحیح ہے کہ وہ یہ جاننے کی کوشش کرے کہ مرد یا عورت کو غیرت یا ناپسندیدگی کی بنا پر کچھ کیا گیا ہو؟ اور وہ کونسی اشیاء ہیں جن کے ذریعہ سے جادو کی تاثیر سے نجات پائی جاسکے ؟

میں نے ایک حدیث پڑھی ہے جس میں یہ ہے کہ زم زم جس چیز کے لئے پیا جائے تو وہ اسی لئے ہے .اور وہ سب امراض کی دوا اور علاج ہے .تو کیا یہ دونوں نصیں اس پر دلالت کرتیں ہیں کہ زم زم جادو سے بھی شفادے گا ؟

اور کیا کسی بھی قسم کا دم کیا جاسکتا ہے؟ اگر تو جواب ہاں میں ہو تو انسان کو یہ عمل کس طرح کرنا چاہیئے .جس تہذیب سے میں آیا ہوں وہاں پر لوگ عام طور پر ان لوگوں کے پاس جاتے ہیں جنہیں وہاں (پیر) یا پھر انکے متعلق لوگوں کا خیال ہے کہ یہ لوگ متقی اور دین پر چلنے والے ہیں ان سے تویذ لیکر اپنی گردنوں میں ڈالتے ہیں تا کہ جادو کے اثر سے بچا جاسکے تو کیا یہ شرک کی قسم ہے .؟

اور میں اکثر یہ پڑھا ہے کہ یہ لوگ صوفیاء میں سے ہیں .تو کیا اس طرح کے لوگوں کے پا جانا جائز ہے؟

جواب :

الحمد للہ :

اللہ تعالی آپ کو اپنا عقیدہ سلامت رکھنے کی حرص پر اور دلائل کے ساتھ حق تک پہنچنے کی کوشش پر جزائے خیر عطا فرمائے .اور ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں سنت رسول پر ثابت رہنے کی توفیق دے حتی کہ ہم اس سے جا ملیں .

پھر اپنے علم میں لائیں اللہ تعالی آپ کو توفیق دے . بیشک مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ وسوسوں اور وہموں سے دور رہے اور بچے کیونکہ یہ سینہ کی تنگی اور زندگی کو اجیرن بنا دیتے ہیں .تو یہ صحیح نہیں کہ جو تکلیف بھی آئے اسے جادو یا پھر نظر بد سے منصوب کردے .لیکن اگر انسان کی حالت ایسی ہو جائے جو کہ طبعی نہ ہو یا پھر ایسا معاملہ پیش آئے جو کہ عادتا نہیں ہوتا تو اس میں شک ہو کہ جادو ہے یا نظر بد تو اس کی تاکید چاہتا یا پھر اسکی تحقیق اور اسکا علاج چاہتا ہو تو اسکا شرعی طریقہ یہ ہے کہ :

وہ شرعی دم جو کہ کتاب وسنت سے ہوں اور شرعی دعائیں جن کا مفہوم صحیح ہو چاہے انسان اپنے آپ کو خود دم کرے یا کسی دم کرنے والے کے پاس جائے لیکن شرط یہ ہے کہ دم کرنے والا کتاب وسنت پر عمل کرنے والا اور صاحب استقامت اور صاحب اصلاح ہو .

تو نظر بد اور جادو کے علاج کا صحیح طریقہ یہ ہے اور اسکے ساتھ ساتھ اللہ تعالی سے دعاء اور شفا اور عافیت طلب کرنا ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالی وہ ذات ہے جس نے آزمائش اور تکلیف مقدر میں کی اور اسے رفع کرنا بھی اسی کے ہاتھ میں ہے .

اور زم زم کے متعلق عرض یہ ہے کہ یہ بابرکت پانی ہے جسکی فضیلت میں احادیث آئی ہیں ان میں سے کچھ ذکر کی جاتی ہیں .

نبی ﷺ کا فرمان ہے جسے مسلم نے (۲۴۷۳) روایت کیا ہے (بیشک یہ بابرکت ہے اور بیشک کھانے والے کے لئے کھانا ہے .)

اور ابوداوود الطیالسی کی روایت میں یہ ہے جسکی سند صحیح ہے (بیشک کھانے والے کے لئے کھانا اور بیماری سے شفا ہے .)

اور ایک اور حدیث میں جسے اکثر علماء نے حسن کہا ہے .ان میں امام ابن عیینہ اور شیخ البانی اور ابن قیم وغیرہ نے کثرت طرق کی بنا پر اسے حسن کہا ہے .

نبی ﷺ کا فرمان ہے (زم زم کا پانی جس کے لئے پیا جائے اسی کے لئے ہے .) اسے احمد نے (۳/ ۳۵۷) روایت کیا ہے . اور اسکے متعلق علماء کے اقوال دیکھنے کے لئے دیکھیں إرواء (۴/ ۳۲۰ اور اسکے بعد)

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا قول ہے کہ: اور میں نے اور میرے علاوہ کئی اور لوگوں نے بھی اسکا تجربہ کیا ہے کہ

زم زم کے پانی سے عجیب بیماریوں سے شفایابی ہوتی ہے . اوراللہ کے حکم سے مجھے بہت سے امراض سے زم زم سے شفا ملی ہے .اور میں ان لوگوں کا بھی مشاہدہ کیا ہے جو اسے بہت دنوں تک بطور غذا استعمال کرتے رہے تقریبا نصف مہینہ یا اس سے بھی زیادہ اور انہیں بھوک محسوس نہیں ہوئی . زادالمعاد (۳/ ۱۲۹)

تو یہ بلا شک اللہ تعالی کے حکم سے جادو اور دوسرے امراض سے شفا کے اسباب میں سے ایک سبب عظیم ہے جب کوئی شخص اسے نبی ﷺ کی کلام کی تصدیق کرتا ہوا پئے اور اللہ تعالی اسے اس سے شفا دینے کا ارادہ کر لیں تو پھر شفا ہوگی . بیشک بعض اوقات اللہ تعالی کسی سبب بننے والی چیز کے اسباب کو بھی ختم کردیتے ہیں اور وہ کسی حکمت کی بنا پر ہوتا ہے .جس طرح کہ اگر کوئی مریض مجرب دواء پئے لیکن اسے شفا نہ ملے تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ دوا میں نقص ہے بلکہ بات یہ ہے کہ یہ اللہ تعالی کی تقدیر ہے جس نے اس دوائی میں کسی حکمت کی بنا جسکا علم اللہ تعالی ہی کو ہے نفع نہیں رکھا .

اور دم کی اقسام کے متعلق تو اس میں علماء نے یہ ذکر کیا ہے کہ وہ دم جو کہ صحیح اور شرعا مقبول ہوگا اس میں اجمالی طور پر تین شرطوں کا ہونا لازمی ہے .

اول - یہ دم کرنے اور کروانے والے یہ عقیدہ نہ ہو کہ دم بنفسہ (یعنی دم خود ہی) فائدہ مند ہے تو یہ اللہ تعالی کے ساتھ شرک ہے . بلکہ اسکا یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ یہ سبب ہے اور اللہ تعالی کے حکم کے بغیر فائدہ نہیں دے سکتا .

دوم - یہ کہ دم شرعی مخالفت پر مشتمل نہ ہو .مثلا غیر اللہ کو پکارنا یا جنوں اور شیطانوں سے مدد (استغاثہ) مانگنا اور اسکے مشابہ چیزوں میں سے تو یہ بھی شرک ہوگا .اس سے اللہ تعالی کی پناہ .

سوم - یہ دم سمجھ میں آنا والا ہو اور معلوم ہو .تو اگر طلسماتی چیزوں اور شعبدہ بازی پر مشتمل ہو یہ جائز نہیں ہے .(دیکھیں .القول المفید .الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ . ۱/۱۸۴)

تو اگر دم ان مخالفات سے خالی ہو تو چاہے وہ کسی بھی شکل میں ہو صحیح ہے .اگر وہ مریض پر پھونک مار کر یا پھر پھونک کے بغیر پڑھا جائے . یا پھر پانی پر پڑھا جائے اور اسے مریض پی لے یا کسی تیل پر اور وہ تیل مریض اپنے جسم پر مل لے اور اس کی مشابہ اشیاء تو یہ جائز ہے اور اللہ تعالی کے حکم سے نفع مند ہیں .

اور ان لوگوں کے متعلق جنکا ذکر آپ نے (پیر) کے نام سے کیا ہے تو پتہ نہیں یہ کون لوگ ہیں اور انکی

حقیقت کیا ہے .اور برکت تو اللہ تعالی کی طرف سے ہے تو اپنی مخلوق میں سے جس میں چاہے یہ برکت کر دیتا ہے تو صرف بعض اشخاص کے دعوی پر ہی اسکے پیچھے لگنا جائز نہیں .اور اس طرح کے بہت سے معاملات غلو کی طرف لے جاتے ہیں جو کہ شرک میں وقوع کا باعث بنتا ہے.

اور دم کرنے والے کو جانچنے کا جو پیمانہ ہے وہ یہ ہے کہ سنت پر چلنے اور بدعات سے دور بھاگنے والا ہو اور اسکی کلام اور اسکے تصرفات اور طلبات واضح ہونی چاہئے اور وہ ایسی عجیب وغریب چیزیں طلب نہ کرے اور نہ ہی ایسی عبارات لکھے جو سمجھ نہ آسکیں یا پھر دھونی استعمال نہ کرے یا پھر ماں کا نام پوچھے اور کپڑے کا ٹکڑا طلب کرے یا پھر حرام چیزوں کے ساتھ علاج کرے مثلا خون وغیرہ شعبدہ بازوں کے کام وغیرہ نہ کرتا ہو .اور وہ چیز جو کہ اسکے بارہ میں شک پیدا کرے.

اور تعویذوں کے متعلق آپ سے گزارش ہے کہ اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے آپ اسی ویپ سائٹ پر سوال نمبر (۱۰۵۴۳) کا مطالعہ کریں.

اور رہا مسئلہ صوفیوں کا جو کہ شعبدہ بازی کے اسلوب اور اسی طرح کے اور کام کرتے ہیں تو انکے پاس کسی بھی حالت میں جانا جائز نہیں ہے .اور ان صوفیاء کے متعلق معلومات میں اضافہ کے لئے آپ اسی ویپ سائٹ پر سوال نمبر (۴۹۸۳) کا مراجعہ اور مطالعہ کریں.

ہم آپنے اور آپ کے لئے اللہ تعالی سے توفیق اور سیدھا راہ طلب کرتے ہیں.

الاسلام سوال وجواب . الشیخ محمد صالح المنجد .

فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق

ماخوذ: www.islam-qa.com

مترجم: ابوتراب

سوال نمبر: ۱۱۳۵۹

نظر بد سے بچنے کی کیفیت

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان

سوال:

میں نے ان آخری سالوں میں یہ محسوس کیا ہے کہ مجھے نظر بد لگی ہوئی ہے. الحمد للہ اللہ تعالی نے مجھے ایسی خوبصورت شکل عطا کی ہے جو کہ نظر کو اپنی جانب کھینچ لیتی ہے. تو میں یہ نہیں چاہتی کہ اس کے سبب سے میری زندگی میں اضطراب اور خلل نہ پیدا ہو جائے.

میں آپ سے یہ کہتی ہوں کہ سب لوگ ان چیزوں کو جو انہیں عجیب لگیں دیکھ کر اللہ تعالی کی حمد و ثنا نہیں کرتے اور خاص کر کفار تو بالکل نہیں کرتے .تو کیا اس نوجوان لڑکی کے آگے کوئی ایسا طریقہ ہے جس پر چل کر وہ (اسکی ضرورت پیش نہ آئے کہ) اپنا چہرہ چھپائے بغیر اپنے آپ کو نظر بد سے بچا سکے؟

کیا قرآن کے کچھ حصے رکھنے سے آدمی نظر لگنے سے بچ سکتا ہے؟ اور کیا مالا اور ہار اور ہاتھ یا آنکھ کی شکل کے بنے ہوئے تعویذ لٹکانے کا کیا حکم ہے؟ میں نے یہ سنا ہے کہ یہ آدمی کی حفاظت کرتے ہیں لیکن یہ حرام ہیں ؟

اگر مقارنہ کیا جائے تو اب میری زندگی پہلے سے بہت بہتر ہے جبکہ میں اسلام پر مکمل عمل نہیں کرتی تھی حالانکہ میں مسلمان پیدا ہوئی ہوں .تو اسکا معنی یہ تو نہیں کہ میں مسلمان عورت ہوں .اور جب مجھے نظر لگی تھی تو میں اپنی روح سے بھی چھپنے لگی اور غیر محفوظ ہوگئی تھی (؟) یا کیا ضروری ہے کہ مجھ پر قرآن پڑھا جائے تا کہ میں اس سے خلاصی حاصل کروں .اور میں کس طرح اپنی حفاظت کروں تا کہ مجھے دوبارہ نظر نہ لگ سکے ؟

جواب:

الحمد للہ:

آپکو یہ علم ہونا چاہئے کہ پردہ کرنا واجب ہے، اور کسی کے لئے یہ (جائز) نہیں کہ وہ شریعت اسلامیہ میں جسے اس کا دل چاہے اسے اختیار کرے اور جسے دل نہ پسند کرے اسے چھوڑ دے .کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے.

﴿اے ایمان والو اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی تابعداری نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے.﴾ البقرۃ ۲۰۸

ابن کثیر رحمہ اللہ کا قول ہے کہ .اللہ تعالی نے اپنے مومن بندوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اسلام کے سب کنڈوں اوراحکام کو پکڑیں اوراسکے سب اوامر پرعمل اورسب نواہی سے رک جائیں . تفسیر ابن کثیر ا/ ۵٦٦

اورمومن عورتیں کواپنی زینت غیرمحرم کے سامنے ظاہر کرنے سے منع کیا گیا ہے .فرمان باری تعالی ہے .

﴿ اوراپنی زینت کوظاہر نہ کریں سوائے اسکے جوظاہر ہے اوراپنے گریبانوں پراپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں اوراپنی آرائش کوکسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے خسروں کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جوشہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جوعورتوں کے پردہ کی باتوں سے مطلع نہیں .اوراس طرح زورزور سے پاؤں نہ مارکرنہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے 'اے مسلمانوں توسب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کروتا کہ تم نجات پاؤ ﴾ النور/ ۳۱

تو اللہ تعالی کے حکم کو ماننے اور پردہ کرنے کی بنا پر اللہ تعالی کے حکم سے دنیا میں نظر لگنے سے حفاظت رہے گی اورآخرت میں اللہ کے عذاب سے حفاظت ہوگی .

اور رہا یہ معاملہ کہ قرآن کے اجزاء اورمعین شکلیں لٹکانا تو اسکے بارہ میں یہ ہے کہ .

امام احمد نے اپنی مسند میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا (جس نے تعویذ لٹکایا اللہ تعالی اس کام مکمل نہ کرے اورجس نے گھونگا لٹکایا تو اسے اللہ تعالی آرام نہ دے ﴾

اورایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ کے پاس کچھ لوگ آئے تو آپ ﷺ نے ان میں سے نو کی بیعت لے لی اورایک سے رک گئے اور بیعت نہ لی تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ نو سے آپ نے بیعت کر لی اوراس کو چھوڑ دیا .تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس پر تعویذ ہے تو اس نے ہاتھ ڈال کر اسے کاٹ ڈالا تو نبی ﷺ نے اس سے بیعت لے لی اورفرمایا .جس نے تعویذ لٹکایا تو اس نے شرک کیا . فتاوی عین والحسد سے اقتباس ص ۲۷۷

اور رہا نظر اور حسد کا علاج تو بلاشک انسان جتنا اللہ تعالی کے قریب ہوگا اوراسکا ذکر ہمیشگی سے اورقرآن مجید کی تلاوت کرے گا اتنا ہی وہ آنکھ لگنے اور دوسری آفات اور شیطان اور انسانوں کی تکلیف سے دور ہوگا .اور ایسے ہی نبی ﷺ اپنی جان کی حفاظت کی دعا کیا کرتے تھے .اور اورسب سے بڑی چیز جس کے ساتھ مسلمان پناہ لے سکتا ہے وہ کتاب اللہ کی قرات ہے اوراس میں سب سے اہم یہ ہیں .

معوذتان (سورۃ الفلق اورالناس) اورسورۃ الفاتحہ اورآیۃ الکرسی .

اوروہ تعویذ (لٹکانے والانہیں پڑھنے کے لئے) جوکہ صحیح اورنبی ﷺ سے ثابت ہے اس میں سے .

(أعوذ بكلمات الله التامات من شرما خلق) (میں اللہ تعالی کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جواس نے پیدا کی) اسے مسلم (الذکروالدعاء/ ۴۸۸۱) نے روایت کیا ہے

اورابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حسن اورحسین کودم کرنے کے لئے یہ دعا کرتے اوریہ کہتے تھے کہ تمہاراباپ اسکے ساتھ اسماعیل اوراسحاق کودم کرتے تھے . **(أعوذ بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة)** (میں اللہ تعالی کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور زہریلی چیز جوکہ ماردے اور ہر حسد کرنے اورتکلیف دینے والی آنکھ سے پناہ چاہتا ہوں)

اسے بخاری نے (احادیث الانبیاء / ۳۱۲۰) روایت کیا ہے .

اورلامہ کا معنی : خطابی کا قول ہے کہ .اس سے مراد ہر وہ ایذا اورآفت ہے جوانسان کوجنون میں ڈال دے .

اورابوسعید بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے محمد ﷺ آپ کچھ تکلیف محسوس کررہے ہیں تو انہوں نے فرمایا جی ہاں تو جبریل نے کہا . **(بسم الله أرقيك من كل شيء يؤذيك ومن شر كل نفس أو عين حاسد الله يشفيك بسم الله أرقيك)**

(میں اللہ کے نام سے تجھے ہراس چیز سے دم کرتا ہوں جوکہ تکلیف دینے والی ہے اور ہر نفس کے شر سے یا ہر حاسد آنکھ سے اللہ آپ کوشفادے میں اللہ کے نام سے آپ کودم کرتا ہوں)

اسے مسلم نے (السلام/ ۴۰۵۶) میں روایت کیا ہے .

اوراس میں کوئی شک نہیں اگر انسان صبح اورشام اورسونے وغیرہ کے اذکار میں پابندی کرے تواس کا انسان کونظر بد کی حفاظت میں بہت بڑا اثر ہے اور یہ ان شاء اللہ اسکے لئے ڈھال کا کام دے گا تو اس کی پابندی ضروری ہے اورعلاج میں سب سے اہم ہے کہ نبی ﷺ نے نظر بد سے دم کرنے کی رخصت اوراسکا حکم دیا ہے .

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا یا پھر یہ حکم عام دیا کہ نظر بد سے دم کروایا جائے . اسے بخاری نے (الطب / ۵۲۹۷) روایت کیا ہے .

اورعائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جس کی نظر لگی ہوتی اسے حکم دیا جاتا وہ وضوء کرے اور پھراس

پانی سے جسے نظر لگی ہوتی وہ غسل کرتا .

اسے ابوداوود نے (الطب /۳۳۸۲) میں روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے صحیح سنن ابوداوود میں کہا کہ یہ صحیح الاسناد ہے دیکھیں حدیث نمبر (۳۲۸۶)

تو یہ بعض اذکار اور علاج ہیں جو کہ ان شاءاللہ تعالی اللہ کے حکم سے نظر اور حسد سے بچائیں گے .

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس سے اپنی پناہ میں رکھے . واللہ اعلم .

اور اللہ تعالی زیادہ علم والا ہے .

ابن قیم کی کتاب زادالمعاد کا مراجعہ کریں ۴/ ۱۶۲

الاسلام سوال وجواب .

الشیخ محمد صالح المنجد .

فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق

ماخوذ: www.islam-qa.com

مترجم: ابوتراب

سوال نمبر :٢٦٢٢٦

عنوان : هر انسان کا جنوں میں سے ایک هم نشین هے

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان

سوال :

کیا اسلام میں قرین (ہم نشین) نامی کسی چیز کا وجود ہے؟ میری خواہش ہے کہ اگر میرا کوئی ہم نشین ہے تو میں اسے پہچانوں .تو اسلام اس کے متعلق کیا کہتا ہے یا کہ اصلا اس کا وجود ہی نہیں ؟

جواب :

الحمد للہ :

جی ہاں جسے ہم نشین یا قرین کا نام دیا جاتا ہے اسکا وجود ہے جسے اللہ تعالی نے انسانوں میں سے ہر ایک کے ساتھ لگا رکھا ہے اور یہ وہی ہے جو اپنے ساتھی کو شر اور گناہ کی طرف دھکیلتا ہے نبی ﷺ کے علاوہ جسکا ذکر آئندہ چل کر آئے گا .

ارشاد باری تعالی ہے .

﴿اسکا ہم نشین کہے گا (شیطان) اے ہمارے رب میں نے اسے گمرہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ خود ہی دور دراز کی گمراہی میں تھا .اللہ تعالی فرمائے گا بس میرے سامنے جھگڑے کی بات مت کرو میں تو پہلے ہی تمہاری طرف وعید (عذاب کا وعدہ) بھیج چکا تھا میرے ہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں اپنے بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والا ہوں ﴾ ق ٢٧-٢٩

ابن کثیر کا قول ہے کہ - ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد اور قتادہ وغیرہ کا قول ہے کہ یہ شیطان ہے جسے اس کام پر لگایا گیا ہے . ﴿**ربناما أطغيته**﴾ یعنی وہ اس انسان کے متعلق یہ کہے گا جو کفر کی حالت میں قیامت کو آئے گا تو شیطان اس سے برات کا اظہار کرے گا اور یہ کہے گا ﴿**ربناما أطغيته**﴾ یعنی مااظللتہ .میں نے انہیں گمراہ نہیں کیا . ﴿**ولكن كان فى ضلال بعيد**﴾ یعنی بلکہ وہ خود ہی گمراہ اور باطل کو قبول کرنے والا اور حق کا دشمن تھا جس طرح کہ اللہ تعالی نے دوسری آیات میں خبر دی ہے .ارشاد باری تعالی ہے

﴿اور جب کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا کہ اللہ نے تو تمہیں سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے تم سے

جو وعدے کیے تھے انکی وعدہ خلافی کی ہے میرا تم پر کوئی دباؤ تو تھا ہی نہیں ہاں میں نے تمہیں پکارا اورتم نے میری مان لی پس اب تم مجھے الزام نہ لگاؤ بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت کرو نہ تو میں تمہاری فریاد رسی کرنے والا اور نہ تم میری فریاد تک پہنچنے والے میں تو سرے سے مانتا ہی نہیں کہ تم مجھے اس سے پہلے اللہ کا شریک مانتے رہے یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے .﴾ ابراہیم ۲۲

اور اللہ تعالی کا یہ فرمان ﴿ بس میرے سامنے جھگڑے کی بات مت کرو ﴾ تو اللہ جل جلالہ انسان اور جنوں میں سے اسکے قرین کو فرمائے گا کیونکہ وہ اللہ تعالی کے سامنے جھگڑا کر رہے ہونگے تو انسان کہے گا اے رب مجھے حق کے آجانے کے بعد اس نے گمراہ کیا تھا اور شیطان یہ کہے گا ﴿ **ربنا ما أطغيته ولكن كان في ضلال بعيد** ﴾ (اے ہمارے رب میں نے اسے گمرہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ خود ہی دور دراز کی گمراہی میں تھا) یعنی منہج حق سے دور تھا .

تو اللہ عزوجل فرمائے گا ﴿ **لا تختصوا لدیّ** ﴾ (بس میرے سامنے جھگڑے کی بات مت کرو) یعنی میرے پاس ﴿ میں تو پہلے ہی تمہاری طرف وعید (عذاب کا وعدہ) بھیج چکا تھا ﴾ یعنی میں نے تمہارا یہ عذر رسول بھیج کر اور کتابیں نازل کر کے ختم کر دیا اور تم پر حجت اور دلیل اور برہان قائم ہو چکا . ﴿ میرے ہاں بات بدلتی نہیں ﴾ مجاہد کہتے ہیں یعنی جو میں نے فیصلہ کرنا تھا وہ کر چکا . ﴿ اور نہ میں اپنے بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والا ہوں ﴾ یعنی میں کسی کو کسی دوسرے کے گناہ کے بدلے میں عذاب نہیں دونگا لیکن ہر ایک پر حجت قائم ہونے کے بعد اسے اسکے گناہ کا عذاب ہوگا . دیکھیں تفسیر ابن کثیر (۴ / ۲۲۷)

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا (تم میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے مگر اسکے ساتھ ایک جنوں میں سے ہم نشین لگایا گیا ہے تو صحابہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول کیا آپ کے ساتھ بھی ؟ تو آپ نے فرمایا میرے ساتھ بھی لیکن یہ اللہ تعالی نے اس پر میری مدد کی ہے تو وہ مسلمان ہوگیا ہے اور مجھے صرف نیکی کا حکم کرتا ہے .

اور ایک روایت ہیں ہے کہ کہ اس کے ساتھ ایک ہم نشین جنوں میں سے اور ایک فرشتوں میں سے .
اسے مسلم نے (۲۸۱۴) روایت کیا ہے .

اور امام نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب یہ باندھا ہے (باب تحریش الشیطان وبعثہ سرایاہ لفتنۃ الناس

وان مع کل انسان قرینا) باب ہے شیطان کے برانگیختہ کرنے اور دھوکہ دینے اور اپنے لشکر کو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے کے لئے روانہ کرنا اور ہر انسان کے ساتھ ایک ہم نشین (قرین) ہے .

امام نووی کہتے ہیں کہ (فاسلم) میم کو فتح اور ضمہ کے ساتھ اور یہ دونوں روایتیں مشہور ہیں تو جو رفع پڑھے گا اسکا معنی ہوگا کہ .میں اس کے فتنہ اور شر سے محفوظ ہوگیا ہوں. اور جو فتح کے ساتھ پڑھتا ہے تو اسکا معنی یہ ہوگا کہ .کہ وہ قرین مسلمان اور مومن ہو گیا ہے تو مجھے خیر کے علاوہ کوئی حکم نہیں دیتا .

اور راجح کے متعلق اختلاف ہے .خطابی کا قول ہے کہ صحیح اور مختار یہی ہے کہ رفع (پیش) پڑھا جائے اور قاضی عیاض نے فتح کو راجح قرار دیا ہے اور وہ اس لئے اختیار کیا گیا ہے کہ نبی ﷺ کا قول ہے کہ وہ مجھے خیر کے علاوہ کوئی حکم نہیں دیتا .اور فتح کی روایت پر معنی میں اختلاف ہے. کہا گیا ہے کہ اسلم استسلم اور انقاد کے معنی میں ہے یعنی وہ شیطان میرا مطیع ہو گیا ہے اور یہ مسلم کی روایت کے علاوہ روایات میں لفظ بھی آئے ہیں اور یہ کہا گیا ہے کہ اسکا معنی یہ ہے کہ وہ مسلمان اور مومن ہو گیا ہے اور یہی ظاہر معلوم ہوتا ہے قاضی کا کہنا ہے کہ جان لو کہ امت اس پر مجتمع ہے کہ نبی ﷺ شیطان سے جسمانی اور زبانی اور حواس کے اعتبار سے بھی بچائے گئے ہیں .

تو اس حدیث میں ہم نشین (قرین) کے فتنہ اور وسوسہ اور اسکے اغوا کے متعلق تحذیر ہے یعنی اس سے بچنا چاہئے کیونکہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے تو ہم اسے حتی الامکان بچنے کی کوشش کریں

دیکھیں شرح مسلم (۱۷/ ۱۵۷-۱۸۰)

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا (اگر کوئی آپ میں نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو آگے سے نہ گزرنے دے اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑائی کرے کیونکہ اسکے ساتھ قرین ہے . اسے مسلم نے (۵۰۶) روایت کیا ہے .

شوکانی کا قول ہے .   نبی ﷺ کا یہ فرمان کہ اسکے ساتھ قرین ہے . .اور قاموس میں ہے کہ القرین . المقارن ساتھ ملے ہوئے .الصاحب .ہم نشین .کو کہتے ہیں اور شیطان انسان کے ساتھ ملا ہوا ہے اور اس سے جدا نہیں ہوتا اور یہاں سے مراد بھی یہی ہے .دیکھیں .نیل الاوطار (۳/ ۷)

واللہ اعلم .اور اللہ ہی زیادہ علم والا ہے .   الاسلام سوال وجواب .

فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق ماخوذ: www.islam-qa.com مترجم: ابوتراب

سوال نمبر :۲۱۱۲۴

عنوان : جادو او رنجومیوں کاھنوں کی علامتیں کیا ھیں اور ھم ان میں کیسے تمیزکر سکتے ھیں

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادواورنظر بد پر ایمان

سوال :

جادوگروں اور دجالوں کو پہچاننا کس طرح ممکن ہے ؟

اور وہ لوگ جو کہ قرآن سے علاج کرتے ہیں کیاان کامسلمان جنوں سے مدد لینا جائز ہے ؟

اور اگرممکن ہوسکےتو معیشت کی تنگی اورفقر سے بچاؤ کے لئے وہ دعائیں جو کہ نبی ﷺ سے ثابت ہو مجھے ارسال کردیں .اور اگر ممکن ہوسکے تو وہ جادو جوفقر کے لئے کیا جاتا ہے اسکے متعلق بھی بتائیں اوراس سے نجات کیسے حاصل کی جاسکتی ہے . ؟

جواب :

الحمدللہ :

جادوگراور دجال (جو کہ کذب بیانی سے کام لے ازمترجم) انہیں کئی امور سے پہچانا جا سکتا ہےان میں اہم یہ ہیں .

علم غیب کا دعوی کرنا - اگر چہ وہ اسکی صراحت نہ بھی کرے لیکن آپ اسے ایسے غیبی معاملات کی خبر دیتے پائیں گے جوکہ سب سب دھوکہ اور جھوٹ ہونگے اور بعض اوقات ان میں سے بعض میں سچ ہوگا لیکن وہ اکثریت میں جھوٹا ہوگا لیکن اس تھوڑے سے سچ کے سبب وہ جھوٹ عدم استقامت رواج پائے گا تو آپ انہیں اطاعت کرنے میں حریص نہیں دیکھیں گے

اور وہ خاص کرجھوٹ اوران معاملات میں جوکہ عورتوں کے ساتھ خاص ہیں میں ظاہر ہوجائیں گے جبکہ ان میں سے اکثرعورتوں کے ساتھ حرام کاموں کا ارتکاب کرتے ہیں مثلا ان سے تنہائی میں ملنا اور علاج کے بہانے انہیں چھونا اور پکڑنا .

الشیخ سعد الحمید .

اور نجومیوں اور جادوگروں کی علامات یہ ہیں کہ.

وہ جو شخص انکے پاس جائے اسے اسکی ماں کا نام پوچھتے ہیں اور وہ کثرت سے دھونی اور عجیب قسم کے مواد استعمال کرتے ہیں.

اور بعض اوقات قرآن مجید کو نجاست اور حیض کے خون سے لکھتے ہیں اور غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا طلب کرتے ہیں .اور بڑی بڑی انگوٹھیاں استعمال کرتے ہیں

اور بعض اوقات غسل جنابت بھی نہیں کرتے اور عجیب وغریب کلمات سے تعویذ لکھتے اور نشان اور طلسماتی چیزیں استعمال کرتے ہیں

اور بعض اوقات شروع شروع میں اس شخص کو دھوکہ دینے کے لئے قرآن پڑھتے ہیں .

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں انکے ہتھکنڈوں اور شر سے بچائے یقیناً وہ بہتر حفاظت کرنے والا اور ارحم الراحمین ہے.

الاسلام سوال وجواب .

فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق

ماخوذ: www.islam-qa.com

مترجم: ابوتراب

سوال نمبر: ۷۸۷۰

جادوگر کب کافر کھا جائے گا

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان

سوال :

کیا ہر جادوگر کافر شمار ہوگا ؟

جواب :

الحمد للہ :

جادوگروہ ہے جو کہ شیطانوں کو استعمال کرتا اور جنوں کے تقرب کے لئے وہ کام جو کہ ان جنوں کے پسندیدہ ہیں کرتا ہے یعنی غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا اور اللہ کے ساتھ جنوں کو بھی پکارنا اور اور انکی اطاعت میں زنا کر کے اللہ کی معصیت کرنا اور شراب پینا اور حرام کھانا اور نماز نہ پڑھنا اور نجاست اور گندی اشیاء سے پراگندہ ہونا اور گندگی والی جگہ پر رہائش کرنا تا کہ شیطان اسکی بات مان کر اسے وہ کام کر کے دیں جو اسنے ان سے طلب کئے ہیں اور وہ جن پر جادو کیا گیا ہے انہیں نقصان دے کر اور ان سے کسی کو ہٹا کر یا کسی سے نرمی کر کے اور یا میاں اور بیوی کے درمیان جدائی ڈال کر اور بعض غیب چیزوں کی خبر دے کے یا چوری کے متعلق بتا کر اور گمشدہ چیز کی جگہ بتا کر تو یہ مشرک اور کافر ہے کیونکہ اس نے اللہ کی عبادت کے ساتھ شیطان کی عبادت کی ہے اور یہ شرک اکبر ہے جسکی بنا پر کافر ہے فرمان باری تعالی ہے .

﴿ سلیمان (علیہ السلام) نے تو کفر نہیں کیا لیکن شیطانوں نے کفر کیا تھا وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے ﴾ البقرۃ /۱۰۲

اور اللہ تعالی کے اس قول کے مطابق

﴿ وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر ﴾ البقرۃ ۱۰۲

اور جادوگر کو قتل کرنے کا حکم حدیث میں وارد ہے (جادوگر کی حد تلوار کے ساتھ اسکی گردن مارنی ہے) اسے ترمذی نے (۱۴۶۰) اور دار قطنی نے (۳/۱۱۴) اور حاکم نے (۴/۳۶۰) اور بیہقی نے (۸/۱۳۶) روایت

کیا ہے .دیکھیں سلسة الضعیفة ۳ / ٦٤١ حدیث نمبر ١٤٤٦

تو اس بنا پر وہ کافر ہوگا اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور قرآن مجید کی تلاوت کرے اور دعا کرے کیونک شرک سب اعمال کو تباہ کردیتا ہے.

واللہ تعالی اعلم.

اور اللہ تعالی زیادہ جانتا ہے.

دیکھیں کتاب:

اللولوالمبین من فتاوی ابن جبرین ص ١١

فتوی: جنوں اور جادواور نظربد پر ایمان کے متعلق

ماخوذ: www.islam-qa.com

مترجم: ابوتراب

سوال نمبر :۱۰۰۳۴

عنوان : کیا ابلیس ابھی تک زندہ ہے .

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان

سوال :

اگر جن مرتے بھی ہیں اور زندگی گزارتے ہیں تو کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ابلیس مر چکا ہے یا وہ ابھی تک زندہ ہے؟

جواب :

الحمدللہ :

یہ اللہ تعالی کا انسان کو پیدا کرنے میں یہ سنت اور طریقہ کہ وہ اسے آزمائش میں ڈالتا اور اسکا امتحان لیتا ہے تک اسے پاک صاف کردے .ارشاد باری تعالی ہے .

﴿ اور اس لئے کہ اللہ تعالی کو تمہارے سینوں کے اندر کی چیز کا آزمانا اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کو پاک کرنا مقصود تھا اور اللہ تعالی سینوں کے بھیدوں سے آگاہ ہے . ﴾ آل عمران ۱۵۴

اور اسی آزمائش میں سے ابلیس بھی ہے- اللہ اس پر لعنت کرے- جس کے ساتھ ہمیں آزمایا جارہا ہے تو اللہ تعالی نے اسے ایک وقت تک ڈھیل دے رکھی ہے کہ وہ برائی کا حکم کرے اور نیکی سے روکے اور بھلائی اور اچھے کاموں سے باز رکھے اور شر کا حکم کرے .تو جس نے اسکی بات مان لی مان لی اور بنی آدم سے بہت سے لوگ اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں تو وہ خود بھی گمراہ ہوا اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا اور ابلیس نے یہ عہد کیا تھا کہ وہ یہ کام کرے گا .فرمان ربانی ہے .

﴿ اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے کیا اس نے کہا کہ کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے کہنے لگا اچھا دیکھ لے اسے تو نے مجھ پر بزرگی تو دی ہے لیکن اگر مجھے بھی قیامت تک تو نے ڈھیل دی تو میں اس کی اولاد کو سوائے بہت تھوڑے لوگوں کے اپنے بس میں کرلونگا اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا کہ جاان میں سے جو بھی تیرا تابعدار ہو جائے گا تو تم سب کی سزا جہنم ہے جو پورا پورا بدلہ ہے .ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکا بہکا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا اور انہیں

(جھوٹے) وعدے دے لے. ان سے جتنے بھی وعدے شیطان کے ہوتے ہیں سب کے سب سراسر فریب ہوتے ہیں بیشک میرے سچے بندوں پر تیرا کوئی قابو اور بس نہیں تیرا رب کارسازی کرنے والا کافی ہے ﴾
الاسراء ٦١ - ٦٥

اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے.

﴿ اور ہم نے تم کو پیدا کیا پھر ہم ہی نے تمہاری صورت بنائی پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا. اللہ تعالی نے فرمایا تو جو سجدہ نہیں کرتا تجھے کون سا امر مانع ہے جبکہ میں تجھے حکم دے چکا ہوں' کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں آپ نے مجھے آگ سے اور اسے خاک سے پیدا کیا ہے ' اللہ تعالی نے فرمایا تو آسمان سے اتر تجھے کوئی حق حاصل نہیں کہ تو آسمان میں رہ کر تکبر کرے تو نکل جا بے شک تو ذلیلوں میں سے ہے 'اس نے کہا کہ مجھے قیامت کے دن تک مہلت دیجئے ' اللہ تعالی نے فرمایا تجھے مہلت دی گئی اس نے کہا اسکے سبب کہ آپ نے مجھے گمراہ کیا ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ان کے لئے آپ کی سیدھی راہ میں بیٹھوں گا' پھر ان پر حملہ کرونگا ان کے آگے سے بھی اور انکے پیچھے سے بھی اور انکی دائیں جانب سے بھی اور انکی بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائیں گے ' اللہ تعالی نے فرمایا یہاں سے ذلیل وخوار ہو کر نکل جا ان میں سے جو شخص تیرا کہنا مانے گا میں ضرور تم سب سے جہنم بھروں دوں گا. ﴾ الاعراف ١١ - ١٨

تو ان آیات اور انکے علاوہ اور سے بھی یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ اللہ تعالی نے ابلیس - اللہ اس پر لعنت کرے - کو ایک وقت تک ڈھیل دے رکھی ہے اور انظار کا معنی تاخیر ہے تو اللہ تعالی نے اسے ایک معلوم دن تک ڈھیل دے رکھی ہے جس کا علم اللہ تعالی کو ہی ہے کوئی اور نہیں جانتا.

ابلیس نے تو اللہ تعالی سے قیامت تک کے لئے ڈھیل طلب کی تھی ارشاد باری تعالی ہے.

﴿ کہنے لگا اے میرے رب مجھے قیامت کے دن تک مہلت دیجئے ' اللہ تعالی نے فرمایا تجھے مہلت دی گئی ایک متعین وقت کے دن تک ﴾ ص ٨٠ - ٨٢

اور علماء نے ﴿ ایک متعین وقت کے دن تک ﴾ میں اختلاف کیا ہے.

تو ان میں سے کچھ نے کہا ہے. کہ وہ لوگوں کے قبروں سے اٹھنے کا دن ہے جو کہ دوسرے صور کے

پھونکنے کے بعد .

اور کچھ نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ ایک ایسا وقت ہے جسے ابلیس کے لئے لکھا گیا ہے .

اور اکثر اہل علم اس طرف ہیں کہ اس وقت معلوم سے مقصود اور مراد وہ دن ہے کہ جس دن پہلے صور کے پھونکنے کے بعد ساری مخلوقات کو موت آجائے گی اور وہ فنا ہوجائے گی اس سے دوسرا صور پھونکنے کے بعد مراد نہیں ہے کیونکہ اسکے بعد موت نہیں ہے .فرمان باری تعالی ہے .

﴿ اور صور پھونک دیا جائے گا پس آسمان وزمین والے سب بے ہوش ہوکر گر پڑیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا پس وہ ایک دم کھڑے ہوکر دیکھنے لگ جائیں گے ﴾ الزمر / ٦٨

بیضاوی نے اسکی تفسیر میں کہا ہے کہ . (ایک وقت معلوم کے دن تک) جس میں تیری موت کا وقت اللہ کے ہاں لکھا ہوا ہے . یا سب لوگوں کا ختم ہوجانا اور جمہور کے نزدیک وہ پہلے صور کے وقت ہے .

دیکھیں ..تفسیر بیضاوی (٣/٣٧٠)

اور قرطبی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ .ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ . اس سے مراد پہلا صور ہے یعنی جب تمام مخلوقات کو موت آجائے گی .اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ وقت اللہ تعالی نے اپنے علم میں رکھا ہے اور اس سے ابلیس جاہل ہے تو ابلیس مرجائے گا اور اسکے بعد دوبارہ اٹھایا جائے گا. ارشاد باری تعالی ہے ﴿ جو بھی اس زمین پر ہے وہ سب فنا ہونے والا ہے . ﴾ .

دیکھیں تفسیر قرطبی (١٠/ ٢٧)

اور طبری نے اپنی تفسیر میں سدی سے بیان کیا ہے کہ ﴿ کہنے لگا اے میرے رب مجھے قیامت کے دن تک مہلت دیجئے ' اللہ تعالی نے فرمایا تجھے مہلت دی گئی ایک متعین وقت کے دن تک ﴾ تو اسے قیامت کے دن تک مہلت نہیں دی گئی بلکہ ایک معلوم وقت کے دن تک مہلت دی گئی ہے .اور وہ دن ہے جس دن پہلا صور پھونکا جائے گا تو آسمان وزمین میں جو بھی ہے سب بے ہوش ہوکر مرجائیں گے . (١٣٢/٨)

اور امام شوکانی نے ان آیات کی تفسیر میں کہا ہے کہ .(ایک مقرر دن تک) وہ جسے اللہ تعالی نے مخلوقات کی تباہی کے لئے مقرر کیا ہے اور وہ آخری صور کے پھونکنے کے وقت ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ پہلا صور ہے کیونکہ ابلیس نے بعث کے دن تک مہلت اس لئے مانگی تھی تا کہ موت سے بچ سکے اس لئے کہ جب اسے بعث

کے دن تک مہلت مل جاتی تو وہ بعث سے پہلے نہ مرتا اور نہ بعث کے وقت تو اس وقت وہ موت سے بچ جاتا تو اسے ایسا جواب دیا گیا جو کہ اسکی مراد کوختم کرے اور اسکا مقصد فوت ہوجائے اور وہ مقرر دن تک کی مہلت ہے اور وہ ایسا دن ہے جسے اللہ تعالی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا . فتح القدیر (۴/ ۴۴۶)

تو یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ ابلیس - اللہ تعالی اس پر لعنت کرے - ابھی تک زندہ ہے اور ابھی تک زمین میں فساد بپا اور لوگوں کو اللہ تعالی کے راستہ سے گمراہ کر رہا ہے اور یہ کہ وہ قیامت تک ہیں رہے گا بلکہ اسکے لئے ایک وقت مقرر ہے جس میں اسے موت آئے گی اور موت کے اس وقت کو اللہ ہی جانتا ہے ارشاد باری تعالی ہے .

﴿ہر جان نے موت کو پانا ہے﴾ اور فرمان ربانی ہے .

﴿جو بھی اس زمین پر ہیں وہ فنا ہونے والے ہیں صرف تیرے رب کا چہرہ جو کہ عظمت اور عزت والا ہے باقی رہ جائے گا . ﴾

اور اسکے علاوہ بھی ایسے دلائل آئے ہیں کہ ابلیس - اللہ تعالی اس پر لعنت کرے - نبی ﷺ کے دور میں زندہ تھا .

جنگ بدر کے دن ابلیس سراقہ بن مالک کی شکل میں ظاہر ہوا ارشاد باری تعالی ہے .

﴿اور جب شیطان انکے اعمال کو مزین کر کے دکھا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ لوگوں میں سے کوئی بھی آج تو پر غلب نہیں آسکتا میں خود بھی تمہارا حمایتی ہوں لیکن جب دونوں جماعتیں نمودار ہوئیں تو وہ اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ گیا اور کہنے لگا میں تم سے بری ہوں میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ تعالی سخت عذاب والا ہے . ﴾ الانفال / ۴۸

ابن کثیر نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ . جس کے لئے وہ آئے اور جس چیز کا انہوں نے ارادہ کیا تھا اس نے - اللہ اس پر لعنت کرے - اسے اچھا اور مزین کر کے دکھایا اور انہیں اس کا لالچ دیا کہ لوگوں میں سے آج تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور ان سے اس ڈر کو ختم کیا کہ انکے دشمن بنو بکر انکے اوپر حملہ نہیں کرینگے اور انہیں یہ کہا کہ میں تمہارا حمایتی ہوں اور یہ سب اس نے سراقہ بن مالک بن جعشم بنو مدلج کے سردار کی شکل میں ظاہر ہو کے کیا جو کہ اس طرف رہتے تھے اور یہ سب کچھ ابلیس کی جانب سے تھا جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے .

﴿وہ ان سے عہد و پیان کرتا اور امیدیں دلاتا ہے اور اسکے یہ عہد و پیان دھوکے پر مشتمل ہیں﴾

ابن جریج کا کہنا ہے .کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے اس آیت کے بارہ میں فرمایا : جب بدر کا دن تھا تو ابلیس اپنے لاؤ لشکر جھنڈے سمیت مشرکوں سے آملا او رمشرکوں کے دل میں یہ ڈالا کہ آج کے دن تم پر کوئی بھی غالب نہیں آسکتا اور میں بھی تمہارا حمایتی ہوں تو جب دونوں کی لڑائی شروع ہوئی تو شیطان نے فرشتوں کی مدد کا نظارہ کیا تو اپنی ایڑیوں پر پھر گیا - پیٹھ پھیر کر بھاگ گیا - اور کہنے لگا کہ میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے . ....الآیۃ تفسیر ابن کثیر (۲/ ۳۱۸)

اور جنگ احد کے دن بھی اسکا ظاہر ہونا - اللہ اس پر لعنت کرے - صحیح حدیث میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ .. جب احد کا دن تھا تو مشرکوں کو شکست ہوگئی تو تو شیطان نے اونچی آواز سے پکارا اے اللہ کے بندو تمہاری پچھلی جانب اور رانکے اگلے حصے والے پلٹے وہ اور انکے پچھلی جانب والے لڑنا شروع ہو گئے تو حذیفہ نے دیکھا کہ انکا باپ یمان نرغے میں آ چکا ہے تو کہنے لگے اللہ کے بندو میرا باپ میرا باپ تو اللہ کی قسم وہ مارنے سے نہ رکے حتی کہ اسے قتل کر دیا تو حذیفہ کہنے لگے اللہ تمہیں معاف فرمائے .عروہ کہتے ہیں کہ آخر تک حذیفہ میں اس فعل سے خیر باقی رہی حتی کہ وہ اس دنیا سے چلے گئے .

اسے بخاری نے (۳۰۴۷) روایت کیا ہے .

اور صحیح احادیث میں یہ وارد ہے کہ نبی ﷺ نے ابلیس کو دیکھا ہے .

ابو درداء سے صحیح حدیث مروی ہے انکا بیان ہے کہ . نبی ﷺ کھڑے ہوئے تو ہم نے سنا آپ کہہ رہے تھے میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں پھر کہا کہ میں تجھ پر اللہ کی لعنت کرتا ہوں آپ نے یہ تین بار کہا اور اپنے ہاتھ کو آگے بڑھایا کہ کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ہم نے نماز میں وہ بات سنی ہے جو آپ پہلے کبھی نہیں کہا کرتے تھے اور ہم نے یہ بھی دیکھا کہ آپ ہاتھ کو بڑھایا ہے ؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا دشمن ابلیس ایک انگارہ لے کر آیا تھا تا کہ میرے وہ اسے میرے چہرے پر مارے، تو میں نے تین مرتبہ کہا کہ میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں پھر میں نے تین بار کہا میں تجھ پر اللہ کی مکمل لعنت کرتا ہوں تو وہ پیچھے نہ ہوا پھر میں نے ارادہ کیا کہ اسے پکڑ لوں اللہ کی قسم اگر ہمارے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو یہ بندھا ہوا ہوتا اور اہل مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے پھرتے .

اسے مسلم نے (۸۴۳) اور نسائی نے (۱۲۰۰) روایت کیا ہے .

اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ . نبی ﷺ کھڑے فجر کی نماز پڑھا رہے تھے اور وہ ان کے پیچھے تھے تو آپ نے قرات کی تو آپ پر قرات خلت ملت ہونے لگی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمانے لگے کاش کہ آپ مجھے اور ابلیس کو دیکھتے میں نے ہاتھ بڑھایا اور اسکی گردن یہاں دبائی کہ اپنی انگلیوں انگوٹھے اور اسکے ساتھ والی انگلی کے درمیان اسکے تھوک کی ٹھنڈک (نمی) محسوس کرنے لگا اور اگر میرے بھائی سلیمان (علیہ السلام) کی دعا نہ ہوتی تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ بندھا ہوا ہوتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے پھرتے .تو آپ میں سے جوکوئی یہ کرسکتا ہو کہ کوئی اسکے اور قبلہ کے درمیان حائل نہ ہوتو وہ کرے .(یعنی سترہ رکھے)

اسے احمد نے (۱۱۳۵) روایت کیا ہے .

اور جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا .بیشک ابلیس کا عرش پانی پر ہے اور وہ اپنے لشکر کی ٹولیاں روانہ کرتا ہے تو وہ لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہیں اور اسکے ہاں سب سے بڑا وہ ہے جوسب سے زیادہ فتنہ ڈالے .

اسے مسلم نے (۵۰۳۱) اور احمد نے (۱۴۲۷) روایت کیا ہے .

تو ابلیس - اللہ تعالی اس پر لعنت کرے - ابھی تک زندہ ہے اور اس وقت مقررہ پر اسے موت آئے گی جس تک اللہ تعالی نے اسے مہلت دے رکھی ہے اور اہل علم کے اقوال میں سے یہی راجح ہے .اور وہ پہلے صور کے پھونکنے کے دن ہے .

واللہ تعالی اعلم .

اور اللہ تعالی کے پاس ہی زیادہ علم ہے .

الشیخ محمد صالح المنجد　　　　الاسلام سوال وجواب .

فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق　ماخوذ: www.islam-qa.com　مترجم: ابوتراب

سوال نمبر :٨٩٧٦

کیا ابلیس جنوں میں سے ھے یا فرشتوں میں سے

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان

جذر - عقیدہ - ایمان -فرشتوں پر ایمان

سوال :

کیا ابلیس جن ہے یا کہ فرشتہ ؟ اگر وہ فرشتہ ہے تو اس نے نافرمانی کیسے کی کیونکہ فرشتے نافرمانی نہیں کرتے ؟ اور اگر وہ جن ہے تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسے اطاعت اور یا نافرمانی کا اختیار رہے. میں آپ سے جواب کی امید رکھتا ہوں .

جواب :

الحمد للہ :

ابلیس - اللہ تعالی اس پر لعنت فرمائے - وہ جنوں میں سے ہے' اور وہ ایک لمحہ کے لئے بھی فرشتوں میں سے نہیں تھا کیونکہ فرشتے عزت والی مخلوق ہیں اور وہ اللہ تعالی کے اس حکم کی نافرمانی نہیں کرتے جو کہ انہیں دیا جاتا ہے .اور اسکے متعلق قرآن مجید میں بہت سی نصوص آئی ہیں جو کہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ابلیس جنوں میں سے ہے اور فرشتوں میں سے نہیں .ذیل میں ان میں سے چند ایک ذکر کی جاتی ہیں .

١ - ارشاد باری تعالی ہے .

﴿ اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا وہ جنوں میں سے تھا اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی' کیا پھر بھی تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اسکی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو؟ حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے ایسے ظالموں کا کیا ہی برا بدلہ ہے . ﴾ الکھف ٥٠

٢ - اللہ عزوجل نے بیان فرمایا ہے اسے نے جنوں کو آگ سے پیدا کیا ہے .

فرمان باری تعالی ہے .

﴿ اور اس سے پہلے ہم نے جنوں کو لو والی آگ سے پیدا کیا ﴾ الحجر / ٢٧

اور ارشاد باری تعالی ہے .

﴿ اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا ﴾ الرحمٰن ۱۵

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے صحیح حدیث میں مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا (فرشتے نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور اور جنوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا گیا ہے اور آدم (علیہ السلام) کی پیدائش کا وصف تمہیں بیان کیا گیا ہے .)

اسے مسلم نے اپنی صحیح میں (۲۹۹۶) اور احمد نے (۲۴۶۶۸) اور بیہقی نے سنن کبری میں (۱۸۲۰۷) اور ابن حبان نے (۶۱۵۵) روایت کیا ہے .

تو فرشتوں کی صفت ہے کہ وہ نوری ہیں اور انہیں نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جن آگ سے پیدا کئے گئے ہیں اور آیات میں یہ بھی آیا ہے کہ بیشک ابلیس - اللہ تعالی اس پر لعنت کرے - اسے آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور اسکا بیان اسکی اپنی زبان سے ہوا ہے جبکہ اللہ تعالی نے اسے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کا سبب پوچھا تو اسکا - اللہ تعالی اس پر لعنت کرے - جواب تھا

﴿ کہ میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے پیدا کیا ہے ﴾ الاعراف ۱۴ اور ص / ۷۶

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ جنوں میں سے تھا .

۳ - اور اللہ تعالی نے فرشتوں کا وصف بیان کرتے ہوئے اپنی کتاب کریم میں فرمایا ہے .

﴿ اے ایمان والو تم اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جس پر سخت دل مظبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالی دیتا ہے وہ اسکی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے اسے بجالاتے ہیں . ﴾ التحریم ۶

اور اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا .

﴿ بلکہ وہ سب اسکے باعزت بندے ہیں کسی بات میں اللہ تعالی پر سبقت نہیں کرتے بلکہ اسکے فرمان پر کاربند ہیں . ﴾ الانبیاء ۲۶ - ۲۷

اور فرمان باری تعالی ہے .

﴿ یقیناً آسمان وزمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالی کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر

نہیں کرتے اور اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے کپکپاتے رہتے ہیں اور جو حکم مل جائے اسکی تعمیل کرتے ہیں ﴾ النحل ۴۹ - ۵۰

تو یہ ممکن ہی نہیں کہ فرشتے اللہ تعالی کی نافرمان کریں کیونکہ وہ معصوم عن الخطاء ہیں اور انہیں اطاعت پر پیدا ہوئے ہیں .

۴ - اور ابلیس کا فرشتوں میں سے نہ ہونا کیونکہ اسے اطاعت پر مجبور نہیں کیا گیا بلکہ ہماری طرح اسے اختیار رہے .اللہ عزوجل کا ارشاد ہے .

﴿ ہم نے اسے راہ دکھائی اب خواہ وہ شکر گزار بنے خواہ ناشکرا ﴾ الدھر ۳

اور ایسے ہی جنوں میں بھی کافر اور مسلمان ہیں سورۃ جن کیا آیات میں اس کا ذکر یوں آیا ہے .

﴿ اے محمد ﷺ) آپ کہہ دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست کی طرف راہنمائی کرتا ہے ہم اس پر ایمان لاچکے (اب) ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے . ﴾ الجن ۱ -۲

اور اسی سورت میں جنوں کی زبان سے یہ بات کہی گئی ہے .

﴿ تو ہم نے تو ہدایت کی بات سنتے ہی اس پر ایمان لاچکے اور جو بھی اپنے رب پر ایمان لائے گا اسے نہ کسی نقصان کا اندیشہ ہے اور نہ ظلم وستم کا . ہاں ہم میں بعض تو مسلمان ہیں اور بعض بے انصاف ہیں ... ﴾ آگے آیات تک ...

ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر میں کہا ہے کہ .(حسن بصری کا قول ہے .ابلیس آنکھ جھپکنے کے وقت جتنا بھی فرشتوں میں سے نہیں تھا اور وہ اصلی جن تھا جیسا کہ آدم علیہ السلام بشریت کی اصل ہیں .) اسے طبری نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے .

ابن کثیر ج ۳ / ۸۹

اور بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ ابلیس فرشتوں میں سے فرشتہ تھا اور یا یہ کہ وہ فرشتوں کا پر تھا .اور یہ کہ وہ فرشتوں میں سے سب سے زیادہ عبادت کرنے والا تھا وغیرہ اور بھی قول ہیں .جو کہ اکثر اسرائیل روایات ہیں اور ان میں سے بعض تو قرآن کی صریح نصوص کے خلاف ہیں .

اور ابن کثیر نے اسے بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ.

اس بارہ میں سلف سے بہت سارے آثار مروی ہیں جو کہ غالب طور پر اسرائیلی ہیں جو کہ نقل کئے جاتے ہیں تا کہ ان میں غور فکر کیا جائے. اور ان میں سے اکثر کا حال اللہ ہی جانتا ہے. اور ان میں سے کچھ قطعی طور پر کذب ہیں کیونکہ وہ اس حق کے خلاف ہیں جو کہ ہمارے پاس ہے. اور قرآن مجید میں وہ کچھ ہے جو ہمیں اسکے علاوہ پہلی تمام اخبار سے کفایت کرتا ہے کیونکہ وہ خبریں تغیر وتبدل اور زیادتی ونقصان سے خالی نہیں اور اس میں بہت سی چیزیں گھڑ لی گئیں ہیں. اور انکے ہاں ایسے متقی اور حفاظت کرنے والے نہیں ہیں جو کہ غالیوں کی تحریف اور باطل لوگوں کے حیلوں کو اس سے ہٹا سکیں جس طرح کہ اس امت (مسلمہ) کے پاس آئمہ اور علماء اور اتقیا اور نیک اور شرافت کے پیکر اور نقد کرنے والے اور وہ حفاظ جنہوں نے احادیث کو تدوین وتحریر کیا اور اسمیں ضعیف اور منکر اور موضوع اور متروک اور مکذوب سے صحیح اور حسن کو بیان کیا اور کذابوں اور مجہولین اور وضاعوں کی تعریف کی اور اسکے علاوہ دوسرے (علم) رجال کو بیان کیا تو یہ سب کچھ مقام نبوی اور خاتم الرسل اور انسانوں کے سردار محمد ﷺ کے مقام ومرتبہ کو صاف شفاف بنانے کے لئے کیا گیا تا کہ انکی طرف جھوٹ کی نسبت نہ کی جاسکے اور وہ چیز نہ بیان ہو سکے جو کہ ان کی نہیں ہے. تو اللہ تعالی ان سب سے راضی ہو اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے. اھ تفسیر القرآن العظیم. (۹۰/۳)

اور اللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھتا ہے

الاسلام سوال وجواب — الشیخ محمد صالح المنجد

فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق

ماخوذ: www.islam-qa.com

مترجم: ابوتراب

سوال نمبر : ۱۰۰۰۱

کیا قصے بیان کرنے اور جنوں سے شادی میں کوئی تعلق ھے

جذر - عقیدہ - ایمان - جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان

سوال :

ان لوگوں کے متعلق جو کہ فہم فراست والے اور آثار اور اس کی قوم کی معرفت رکھتے ہیں اور قصے بیان کرتے ہیں لوگوں کے درمیان ایک قول مشہور ہے کہ انکے آباواجداد میں سے کسی نے جنوں کے ساتھ شادی کی تھی تو اس کی بنا پر انہیں یہ معلومات اور قدرت حاصل ہے. تو کہاں تک یہ قول صحیح ہے.؟

جواب :

الحمد للہ :

یہ غیر صحیح ہے اور میرے علم میں یہ بات نہیں کہ انسان اور جن کے درمیان نسل کا سلسلہ چل سکتا ہے. حالانکہ جنوں کا جسم ہی نہی ہے بلکہ وہ ہوائی روحیں ہیں اگرچہ وہ مختلف قسم کی شکلیں بدلنیں کی طاقت رکھتے ہیں اور یہ لوگ یہ کہ آثار اور دوسری اشیاء کو جانتے ہیں وہ فہم وفراست اور قوی ذہن اور ہوشیاری اور تجربہ کی بنا پر ہے اور اللہ تعالی نے کھوجی اور آثار بیان کرنے والوں کے درمیان فرق بنائے ہیں جیسا کہ لوگوں کے درمیان لمبا اور چھوٹا اور سیاہ اور سفید اور بڑا اور چھوٹا ہونے میں فرق صاف اور واضح نظر آتا ہے اور آپ یہ لاکھوں کی تعداد میں دیکھتے ہیں.

اور آپ دو انسانوں کو آپس میں مکمل طور پر مشابہ نہیں دیکھیں گے کہ وہ ہو صفت میں ایک دوسرے کے مشابہ ہوں تو یہی سبب بھی انکے درمیان ہے جس کی بنا پر وہ لوگوں سے پہچانے جاتے ہیں.

کتاب اللولو المکین سے اقتباس.

دیکھیں کتاب لولو المکین من فتاوی ابن جبرین ص ۱۵

فتوی: جنوں اور جادو اور نظر بد پر ایمان کے متعلق ماخوذ: www.islam-qa.com مترجم: ابوتراب